منگلوار
17 ستمبر 2024
TUESDAY
17-SEPTEMBER-2024

روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

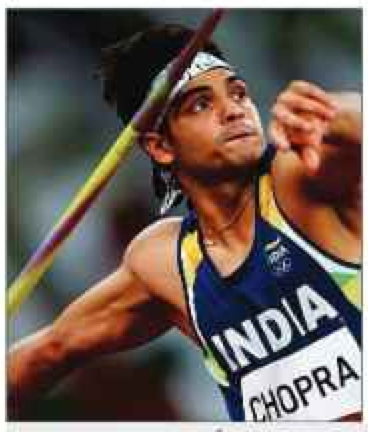

صفحہ 08 نیرج نے ڈائمنڈ لیگ میں حصہ لیا

صفحہ 08 رضوان کو وائٹ بال کپتان بنایا جائے

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 205 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 205 ■ جلد: 14 ■

دو آئین، دو جھنڈے اور دو لیڈر واپس لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

دفعہ 370 کی بحالی اب ممکن نہیں: شاہ

جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات گاندھی عبداللہ خاندانوں اور بھاجپا کے درمیان واضح لڑائی

سرینگر/16 ستمبر//

جموں کشمیر میں ملی ٹنسی کو اس حد تک دفن کیا جائے گا کہ صدیوں تک اس کے نشان دوبارہ نہ ملیں گے کا دعویٰ کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ دفعہ 370 ملک کی تاریخ کا ایک پرانا باب ہے جس کی بحالی اب ممکن نہیں ہے

۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ نیشنل کانفرنس اور کانگریس اتحاد نے ہمیشہ جموں و کشمیر میں دہشت گردی کی بنیاد رکھی ہے اور واضح کیا کہ جب تک وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت مرکز میں ہے، کوئی بھی طاقت خطہ میں 1990 کی دہائی کی طرز پر دہشت گردی کو بحال نہیں کرسکتی۔ سی این آئی...101

دفعہ 370 کی منسوخی اور حد بندی عمل کے بعد پہلی بار اسمبلی انتخابات

پہلے مرحلے کیلئے انتخابی مہم اختتام پذیر، سخت حفاظتی انتظامات کے ساتھ بدھ کو ووٹنگ ہوگی

سرینگر/16 ستمبر//

جموں کشمیر میں دفعہ 370 کی منسوخی اور حد بندی عمل کے بعد پہلی بار سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ بدھ کو پہلے مرحلہ کیلئے ووٹنگ ہو رہی ہے۔ پہلے مرحلہ میں جموں و کشمیر میں اہم سیاسی مقابلہ دیکھنے کو تیار ہے کیونکہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں 90 اسمبلی سیٹوں کیلئے 909 امیدوار میدان میں ہیں اور وہ اپنی قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کا پہلا مرحلہ بدھ وار کو ہے اور

اس دن جموں اور جنوبی کشمیر میں ووٹ ڈالیں جا رہے ہیں۔ پہلے مرحلہ میں دلچسپ سیاسی مقابلہ دیکھنے کو ملے گا کیونکہ اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلہ میں 909 امیدوار میدان میں ہے۔ پہلے حلقہ کیلئے کل 1127 امیدواروں نے کاغذات نامزدگی جمع کرائے تھے تاہم 164 امیدواروں کی نامزدگی مسترد جبکہ 54 نے کاغذات واپس...102

عوامی خواہشات کو پورا کرنا میری ذمہ داری

انہیں محفوظ اور باوقار محسوس کرانا ہے: التجا مفتی

سرینگر/16 ستمبر//

میری ذمہ داری جموں و کشمیر کے عوام کو محفوظ اور باوقار محسوس کرانا ہے کی بات کرتے ہوئے حلقہ بجبہاڑہ کی پی ڈی پی امیدوار التجا مفتی نے کہا کہ جموں و کشمیر کے لوگ فکر مند ہیں کہ وہ اپنی زمین اور نوکریوں سے محروم ہو جائیں گے، لیکن ان کی خواہشات کو پورا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ سی این آئی کے مطابق ایک میڈیا انٹرویو میں پی ڈی...103

مودی نے ملک کی پہلی وندے میٹرو کو کیا روانہ

8 سو کروڑ روپے کے منصوبوں کا سنگ بنیاد بھی رکھا

سرینگر/16 ستمبر//

پی ایم مودی نے آج نہ صرف ملک کی پہلی وندے میٹرو کو بھج سے احمد آباد کے لیے روانہ کیا، بلکہ انھوں نے کئی وندے بھارت ٹرینوں کو بھی ہری جھنڈی دکھائی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کی پہلی 'وندے میٹرو' کو ہری جھنڈی دکھادی۔ گجرات میں آج پی ایم مودی نے کئی اہم منصوبوں کا افتتاح بھی کیا، لیکن سب سے اہم 'وندے میٹرو' (نمو بھارت ریپڈ ریل) کی شروعات رہی۔ وزیر اعظم نے بھج سے احمد کے لیے اس 'وندے میٹرو' کو روانہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے کئی وندے بھارت ٹرینوں کو بھی ہری جھنڈی دکھائی، جن میں ناگپور سے سکندر...104

جموں و کشمیر کے وسائل پر پہلا حق

مقامی آبادی کا ہوگا: نائب صدر عمر عبداللہ

سرینگر/16 ستمبر//

سال 2015 میں یہاں حکومت کی تبادلی کیساتھ ہی لوگوں پر مصائب اور مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ گئے اور گذشتہ 10 سال سے یہاں کے عوام کو مصائب و مشکلات کے سوا کچھ بھی دیکھنے کو نہیں ملا کی بات کرتے ہوئے

نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ یہاں کے...105

ایک ہی پلیٹ فارم پر اگر جمع ہوتے تو

قوم کیلئے بہتر رہتا، این سی کو میری کوشش اچھی نہیں لگی

سرینگر/16 ستمبر//

پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی صدر محبوبہ مفتی نے اننت ناگ میں کہا کہ اگر تمام جماعتیں ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہوتی تو یہ قوم کیلئے مجموعی طور پر بہتر رہتا لیکن کچھ جماعتوں کو اتحاد سے پریشانی تھی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر...106

پی ڈی پی کا روڈ میپ جذبات کی ترجمانی

سرینگر/16 ستمبر//

پی ڈی پی لیڈر اور یاندی پورہ حلقہ انتخاب کے امیدوار سید تجمل نے سابق ممبران اسمبلی و دیگر لیڈران کی جانب سے ماضی کی کارکردگی کا وائٹ پیپر جاری نہ کرنے پر سوال اٹھاتے ہوئے شفافیت کی ضرورت پر زور دیا۔ سید تجمل نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ پی ڈی پی نے ایک واضح روڈ میپ فراہم کیا ہے جو عوامی جذبات کی عکاسی کرتا ہے، اور یہ ان کے عزم اور عوامی مسائل کے حل...109

اسمبلی انتخابات اور مودی کا دورہ سرینگر، سیکورٹی کے سخت انتظامات

پولنگ مراکز کیلئے کثیر سطحی سیکورٹی قائم، ہر جگہ سیکورٹی فورسز متحرک اور چوکس: آئی جی پی

سرینگر/16 ستمبر//

پہلے مرحلہ کے اسمبلی انتخابات اور وزیر اعظم نریندر مودی کے دورے سرینگر کے پیش نظر سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں کی بات کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل آف پولیس کشمیر زون وی کے بردی نے کہا کہ پولنگ مراکز کیلئے کثیر سطحی سیکورٹی قائم کی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل آف پولیس ودھی کمار بردی نے کہا کہ 18 ستمبر کو ہونے والے اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے سے پہلے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ بردی نے کہا کہ انتخابات کے دوران وی آئی پیز، وی وی آئی پیز کی نقل و حرکت ایک معمول ہے، اور 19 ستمبر کو وزیر اعظم کے دورہ کا حوالہ دیتے ہوئے، حفاظتی طریقہ کار کے مطابق دفاع کیا جائیگا۔

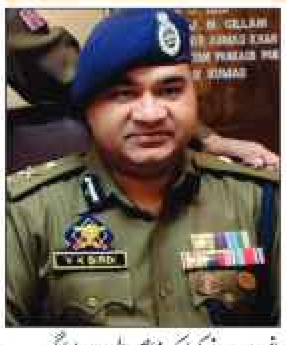

انہوں نے کہا کہ خاص طور پر پولنگ بوتھوں کے لیے کثیر سطحی...108

ملک ایک پائیدار توانائی کے راستے کو آگے بڑھانے کیلئے پُرعزم: وزیر اعظم

سرینگر/16 ستمبر//

جو ملک پہلے ترقی یافتہ ملک کے طور پر نہیں دیکھا جاسکتا تھا وہ اب ترقی میں دنیا کیلئے ایک مثال قائم کرے گا کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ دوبارہ سرمایہ کاری کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے بلکہ 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے وسیع تر ویژن اور ایکشن پلان کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ کس طرح کر رہے ہیں، یہ ہماری تیسری مدت کے پہلے 100 دنوں میں واضح ہے۔ سی این آئی کے مطابق چوتھے عالمی قابل تجدید توانائی کے سرمایہ کاروں کے اجلاس کے افتتاحی دن سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ملک ایک پائیدار توانائی کے راستے کو آگے بڑھانے کیلئے پرعزم ہے اور مستقبل کو محفوظ بنانے کیلئے اس کی توجہ شمسی توانائی، ہوا کی طاقت، ایٹمی اور پن بجلی پر...107

عید میلاد النبیﷺ کی تقریب سعید

وزیر اعظم، لیفٹننٹ گورنر اور پولیس سربراہ کی مبارکباد

سرینگر/16 ستمبر//

وزیر اعظم نریندر مودی، لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا اور پولیس سربراہ ولباغ سنگھ نے عید میلاد النبی (ﷺ) کے موقع پر عوام کو مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ سی این آئی کے مطابق عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب سعید کے موقعہ پر وزیر اعظم نریندر مودی، لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا اور جموں کشمیر پولیس سربراہ آر آر سوئن نے عوام کو مبارکباد پیش کی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیر اعظم مودی نے لکھا "عید مبارک! میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نیک خواہشات۔ ہم آہنگی اور اتحاد ہمیشہ قائم رہے۔ چاروں طرف خوشی اور خوشحالی ہو"۔ اس موقع پر قوم کے نام اپنے پیغام...110

بنیاد پرستی کو فروغ دینے والے کچھ گروپ اب اتحاد کے خواہاں

عوام اب سیاسی خاندانوں اور خفیہ پارٹیوں کو قبول کرنیکا ارادہ نہیں رکھتے

سرینگر/16 ستمبر//

بنیاد پرستی کو فروغ دینے والے کچھ گروپ اب اتحاد کے خواہاں ہیں کا الزام عائد کرتے ہوئے بی جے پی کے سینئر لیڈر رام مادھو نے کہا کہ الیکشن کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ کانگریس نے این سی پارٹی کو چیلنج کرنے کی کوشش بھی نہیں کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق میڈیا سے بات کرتے ہوئے بی جے پی کے سینئر لیڈر رام مادھو نے کہا کہ بنیاد پرستی کو بعض گروہوں نے فروغ دیا ہے جو اب ان خیالات کو پورے خطے میں متحد اور پھیلانا چاہتے ہیں۔ مادھو نے کہا کہ ایک وقت تھا جب لوگ سمجھتے تھے کہ بی جے پی کشمیر میں...111

عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں وادی بھر میں تقاریب

آثار شریف حضرت بل میں جلیل القدر اور عظیم الشان اجتماع

سرینگر/16 ستمبر//

"سرکار کی آمد مرحبا" اور "درود و سلام" کی صداؤں کے بیچ عرب و عجم کے کروڑوں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ وادی بھر میں جمعہ کو ولادت باسعادت محسن انسانیت و باعث تکوین کائنات حضرت محمدؐ کی مناسبت سے روح پرور اور بابرکت تقریبات کا اہتمام نہایت تزک و احتشام اور مذہبی جوش جذبے کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں سوموار اور منگل...112

دفعہ 370 کی بحالی کے لئے ہر صورت میں

جدوجہد کرکے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے: فاروق عبداللہ

سرینگر/16 ستمبر//

نیشنل کانفرنس دفعہ 370 کی بحالی کیلئے ہر صورت میں جدوجہد کرتے رہے گی اور سپریم کورٹ کا دروازہ بھی کھٹکھٹائیں گے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ بی جے پی کشمیر میں دوڈوں اور منڈیٹ کی

تقسیم کیلئے ہر حربہ اپنا رہی ہے اور اس کیلئے نت نئی جماعتیں، آزاد امیدوار، کچھ لوگوں کو جیلوں سے رہا کرکے اور کچھ کو جیلوں سے بھی انتخابی میدان میں اُتار دیا ہے لیکن یہاں کے عوام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ وقت رہتے ان تمام سازشوں کو سمجھ کر کشمیر دشمن عزائم کو خاک میں ملانا ہے۔ سی این...113

تالاب تلو جموں میں دوہرے قتل کا معاملہ

پولیس نے 40 افراد کو پوچھ تاچھ کیلئے حراست میں لیا

سرینگر/16 ستمبر//

پولیس نے تالاب تلو جموں میں دوہرے قتل کے معاملے میں پوچھ گچھ کیلئے تقریباً 40 لوگوں کو حراست میں لیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے تالاب تلو علاقے میں نوکری سے سبکدوش پرنسپل اور ان کی اہلیہ کی ہلاکت کے معاملہ میں پولیس نے تحقیقات شروع کرتے ہوئے 40 افراد کو ابھی تک پوچھ تاچھ کیلئے گرفتار کرلیا ہے۔ تفتیشی ٹیم کی جانب سے علاقے کے سی سی ٹی وی کیمروں کا بھی تجزیہ کیا جا رہا ہے تاکہ ملزمان کی جلد گرفتاری کو یقینی بنایا جاسکے۔ پولیس نے کہا "ہم نے قتل کیس کے سلسلے میں پوچھ گچھ کیلئے ڈرائیور اور کلینر سمیت تقریباً 40 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ سی سی...114

این سی صدر جموں و کشمیر میں امن اور ترقی سے مایوس

370 کو ہٹانا اہم موڑ، جہاں سرمایہ کاری اور روزگار کو فروغ ملا: چگھ

سرینگر/16 ستمبر//

نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ جموں و کشمیر میں امن اور ترقی سے مایوس ہے کی بات کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری اور جموں کشمیر انچارج ترون چگھ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس پر تنقید کرتے ہوئے ان

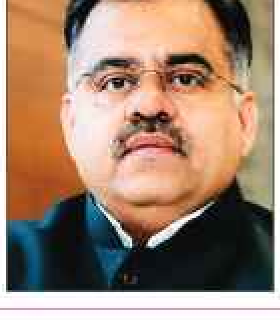

بدعنوانی کا الزام لگایا اور کہا کہ وہ اپنے دور حکومت میں اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی۔ سی این آئی کے مطابق جموں میں میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری اور جموں کشمیر انچارج ترون چگھ نے دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد معمول پر آنے...115

صحت کے لیے فائدہ مند 2 قدرتی جوسز

چقندر اور گاجر ایسی سبزیاں ہیں جو اپنے ذائقے کی وجہ سے لگ بھگ ہر ایک کو ہی پسند ہوتی ہیں مگر کیا آپ ان دونوں کے جوس یا عرق کے فائد جانتے ہیں یہ دونوں سبزیاں دوران خون کو بڑھاتی ہیں، بلڈ پریشر میں کمی، جسم سے زہریلے اخراج میں مدد دینے کے ساتھ متعدد طبی مسائل کی روک تھام میں مدد دیتی ہیں جس کی وجہ ان میں موجود اینٹی آکسائیڈنٹس اور غذائی اجزا ہیں۔ یہاں آپ ان دونوں کے جوس کے فوائد جان سکیں گے۔ چقندر اور گاجر کا جوس جگر کے صحت مند افعال میں مدد دیتا ہے جس کی وجہ چقندر میں موجود جز بیٹائن ہے جبکہ گاجر کا جوس جسم سے موثر طریقے سے اضافی زہریلے مواد کو خارج کرنے میں مددگار ہے۔ ان دونوں سبزیوں میں موجود ورم کش خصوصیات اور اینٹی آکسائیڈنٹس جسمانی ورم کے علاج میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ چقندر اور گاجریں میٹابولک سسٹم کو حرکت میں لاکر قبض کی تکلیف سے ریلیف دیتی ہیں۔ ان سبزیوں میں موجود غذائی اجزا نظام ہاضمہ کو بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں، گاجروں میں موجود فائبر نہ صرف بلڈ شوگر لیول کو متوازن کرتا ہے بلکہ معدے کو بھی صحت مند بناتا ہے۔ ان میں موجود نائٹریٹ خون میں جا کر نائٹرک آکسائیڈ میں تبدیل ہوجاتا ہے، یہ ایسا جز ہے جو شریانوں کو پرسکون رکھ کر دوران خون کو بہتر بناتا ہے جبکہ دماغ تک آکسیجن کی فراہمی بہتر کرتا ہے۔ دونوں سبزیوں میں ایک جز بیٹا کیروٹین ہوتا ہے جو کہ جسم میں وٹامن اے کی شکل اختیار کرلیتا ہے، یہ وٹامن صحت مند بینائی کے لیے ضروری ہے جبکہ عمر بڑھنے سے آنکھوں کے افعال میں آنے والی تنزلی جیسے مسائل کا امکان کم کرتا ہے۔ ان دونوں سبزیوں میں موجود آئرن خون کے صحت مند سرخ خلیات بنانے میں مددگار ہوتے ہیں، ان دونوں کا جوس انیمیا کی شکایت میں کمی لاسکتا ہے۔ یہ جادوئی مشروبات وٹامن سی سے بھرپور ہوتے ہیں جو جلد کی رنگت میں تبدیلیوں کی روک تھام کرتا ہے، جبکہ جلد کو جگمگانے میں بھی مدد دیتا ہے۔ ان دونوں سبزیوں میں ایسے منرلز موجود ہوتے ہیں جو بے جان بالوں کی بحالی میں مدد دے سکتے ہیں۔ ان سبزیوں کے جوس نائٹریٹ کی موجودگی کی وجہ سے بلڈ پریشر میں کمی لانے کے لیے بھی فائدہ مند ہیں، نائٹریٹ بلڈ پریشر کی سطح کو مستحکم رکھنے میں مدد دینے والا جز ہے۔

آگہی اور سبزی خوری

ہمارے ملک میں چھاتی کے سرطان کی شرح میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ایشیائی ملکوں میں جس شہر میں چھاتی کے سرطان کی شرح سب سے بلند ہے، وہ کراچی ہے۔ ویسے تو اس شہر میں تعلیم یافتہ اور باخبر خواتین کی تعداد دیگر شہروں کے مقابلے میں زیادہ ہے، لیکن افسوس کہ وہ چھاتی کے سرطان کے متعلق اتنی باخبر نہیں ہیں جتنا انہیں ہونا چاہیے۔ یہ ایسا مہلک مرض ہے جس سے آگہی کے باعث ہی محفوظ رہا جاسکتا ہے، مگر مرض سے متعلق آگہی کا نہ ہونا، بے احتیاطی، شرم اور دیگر عناصر کے باعث خواتین کی اکثریت جانتے بوجھتے بھی اس موضوع پر نہ تو معلومات حاصل کرتی ہے اور نہ اس حوالے سے کوئی احتیاط برتتی ہے جس کے باعث ان میں بروقت مرض کی تشخیص نہیں ہو پاتی، حالاں کہ اگر ابتدائی مرحلے میں اس کی تشخیص ہوجائے تو مرض کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ موجودہ دور میں ہمارا میڈیا ہر موضوع پر معلومات اور آگہی فراہم کرتا رہتا ہے۔ چھاتی کے سرطان کے حوالے سے بھی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ ٹی وی چینلز بھی حقائق پر مبنی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ بس ہماری خواتین کو اس جانب توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ اس سلسلے میں از خود بھی اس بات کا پتا لگاتی رہیں کہ کہیں ان کی چھاتی میں کوئی گلٹی یا رسولی تو نہیں، کوئی گانٹھ تو محسوس نہیں ہورہی یا یہ کہ کچھ بڑھ تو نہیں رہی۔ ایسا شبہ محسوس کرتے ہی فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں اور میمو گرافی کروا کر تسلی کرلیں۔ اپنے روزمرہ اطوار زندگی پر ایک طائرانہ نظر دوڑائیں اور غور کریں کہ کیا اس میں ایسے عوامل شامل تو نہیں جو چھاتی کے سرطان کا سبب بن سکیں۔ اس میں رسک فیکٹر اہم ترین ہے۔

ہر سال منہ کے کینسر میں 30 ہزار افراد مبتلا ہونے لگے

کراچی/ حیدرآباد/ کراچی: پاکستان میں منہ کے کینسر کی شرح تشویشناک حد تک بڑھتی جارہی ہے، عالمی ادارہ صحت کے مطابق پاکستان میں منہ کے کینسر کی شرح میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، کراچی میں منہ کے کینسر کی شرح 30 فیصد تک پہنچ گئی ہے، عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا بھر میں ہونے والی ہلاکتوں میں ہر 8ویں ہلاکت منہ کے کینسر سے ہورہی ہے۔ دنیا بھر میں ہر سال 80 لاکھ سے زائد افراد مختلف اقسام کے کینسر کے باعث موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، عالمی رپورٹ کے مطابق 2030 تک دنیا کی ڈھائی کروڑ سے زائد آبادی منہ سمیت دیگر اقسام کے کینسر کا شکار ہوجائے گی، ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ کینسر کی بنیادی وجہ انسانی جینز میں رونما ہونے والے تغیرات ہیں جو کینسر کا سبب بن رہے ہیں، پاکستان میں بھی مختلف اقسام کے کینسر کی شرح تشویش ناک حد تک بلند ہورہی ہے اور اس حوالے سے پاکستان ایشیائی ممالک میں سرفہرست ملک ہے، 15 سال قبل منہ کے کینسر کا شکار ہونے والے افراد کی عمریں 50 سال سے زائد ہوتی تھیں، مگر پاکستان میں پان، چھالیہ، گٹکے، مین پوری اور سگریٹ نوشی کے استعمال سے اب 14 سے 15 سال کے نوجوانوں میں اس کی شرح میں تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے، کراچی میں ہر سال منہ سمیت دیگر کینسر کے 148,000 کیسز رپورٹ ہورہے ہیں، کینسر کے مرض پر تحقیق کے بین الاقوامی ادارہ (آئی اے آر سی) کے مطابق دنیا بھر میں 2016 میں 28.2 ملین کینسر کے نئے مریض موجود تھے جس میں سے 10.5 ملین افراد ہلاک

سماجی میل جول میں اضافہ صحت کے لیے انتہائی مفید ہے، رپورٹ

لندن: ماہرین کے مطابق انسان ایک سماجی حیوان ہے اور دیگر انسانوں سے روابط بڑھانے کے عمل سے کئی طرح کے طبی، نفسیاتی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف تنہائی اور اکیلا پن کئی امراض کو جنم دیتا ہے جن میں ڈپریشن سے لے کر امراض قلب تک شامل ہیں۔ ماہر نفسیات سوسن پنکر کہتی ہیں کہ جب ہم کسی شناسا سے ملاقات کرتے ہیں تو اس کا اثر ویکسین جیسا ہوتا ہے کیونکہ دماغ ایسے نیورو ٹرانسمیٹرز خارج کرتا ہے جو دباؤ اور ڈپریشن کو ختم کرتے ہیں۔ مصافحہ کرنے اور تالی مارنے سے بھی دماغ آکسی ٹوسن خارج کرتا ہے۔ انسان کا دوسرے انسان پر اعتماد بڑھتا ہے اور یوں اس کے حوصلے میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی حوالے سے ایک سال قبل کیے گئے سروے سے معلوم ہوا تھا کہ شوہر اور بیوی اگر ایک دوسرے کا خیال رکھیں تو اس سے ایک دوسرے کے جسمانی درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں کینسر کے مریضوں پر کی گئی ایک تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دوست اور اہل خانہ اگر تعاون کریں تو اس سے کیموتھراپی کو برداشت کرنے کی صلاحیت اور دماغی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح معاشرے میں دوسروں سے میل ملاپ بڑھانے سے یادداشت بہتر ہوتی ہے اور دوستوں میں گزارے گئے وقت کا عین اثر وہی ہوتا ہے جو کسی درد کش دوا (پین کلر) کا ہوتا ہے۔ یونیورسٹی آف کیلی فورنیا برکلے کے پروفیسر میتھیو لابرمین کہتے ہیں کہ اگر آپ کسی کو کوئی بات سمجھائیں تو یہ اس سے کہیں بہتر ہوتا ہے کہ آپ کوئی بات کسی ٹیسٹ یا امتحان سے سیکھیں۔ ڈاکٹر میتھیو کے مطابق جب سماجی دماغ جاگتا ہے۔

روزے کے صحت پر مزید حیرت انگیز اثرات دریافت

ٹوکیو: روزہ یا اس سے زائد وقت کا فاقہ ہمارے جسم کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے جس کے مزید فوائد سامنے آتے رہتے ہیں اور اب جاپانی ماہرین نے کہا ہے کہ روزے سے خون میں 30 ایسے مفید میٹابولک مارکرز بڑھ جاتے ہیں جو جسم پر حیرت انگیز اثرات مرتب کرتے ہیں۔ گزشتہ کئی برس سے ماہرین روزے کے جسم پر اثرات پر غور کررہے ہیں اور حال ہی میں اوکی ناوا انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے اسکالر پروفیسر تاکایوکی تیرویا نے تحقیق کے بعد کہا ہے کہ جانوروں کے ماڈل پر فاقے کے حیرت انگیز اثرات سامنے آئے ہیں جنہیں سمجھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ماہرین نے چار تندرست رضاکاروں کو بھرتی کیا اور انہیں 10.34 اور 58 گھنٹوں تک کھانے سے بعض رکھا لیکن یہ بایومارکر کی بجائے کسی اور موضوع سے متعلق تھی۔ حیرت انگیز طور پر ماہرین نے دریافت کیا کہ فاقے کے بایو مارکرز پر گہرے اور اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ماہرین نے دیکھا کہ 58 گھنٹے کے بعد جسم کے اندر 44 ایسے میٹابولائٹس میں اضافہ ہوا جن میں سے 30 پر اس سے قبل غور نہیں کیا گیا تھا یعنی فاقے سے ان کے افراز پر غور نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ جسم میں توانائی کے متبادل ذخائر پر سگنلنگ بڑھانے والے بایو مارکرز میں اضافہ ہوا جن میں بیوٹائریٹس اور برانچ چین امائنو ایسڈ قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اینٹی آکسیڈنٹس کا فروغ بھی دیکھا گیا جس سے معلوم ہوا کہ روزہ یا فاقہ عمر رسیدگی کو روکتا ہے۔ دوسری اہم بات یہ سامنے آئی کہ کھانے سے دوری کی صورت میں مائٹوکونڈریائی سرگرمی بڑھتی ہے۔ اس سے جسم میں لچک اور تندرست بڑھاپا فروغ پاتا ہے۔ طویل عمر کی وجہ بننے والے تین اہم اجزا لیوسین، آئسولیوسین اور آفتھیلمک ایسڈ کی شرح فاقے کی صورت میں بڑھتی ہوئی دیکھی گئی۔ یہ تینوں میٹابولائٹس بڑھاپے میں کم ہوتے جاتے ہیں لیکن جوانی میں زیادہ ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ میٹابولائٹس ان لاتعداد مالیکیول (سالمات) کو کہتے ہیں جو ہمارے جسم میں بہت سارے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ فاقے کی تحقیق پر مزید کام کی ضرورت ہے تاکہ اس کے مزید فوائد کو سامنے لایا جاسکے۔

پھولوں سے پھول بنیے

کائنات کی خوب صورتی قدرت کے حسین، دل کش اور دیدہ زیب نظاروں میں پنہاں ہے۔ رنگ برنگے پھول جہاں طبیعت کو طمانیت کی فرحت انگیز خوش بو بخشتے ہیں، وہیں ان میں انسان کے لیے بے شمار فوائد و ثمرات بھی پائے جاتے ہیں۔ ہماری اس دنیا میں مختلف رنگوں کے خوب صورت تر و تازہ پھول پائے جاتے ہیں، خاص طور مصر، نیدرلینڈ اور یونان میں پھولوں کو پرفیوم کے لیے استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی جلدی پروڈکٹس میں ان کا خوب استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ آپ کی جلد قدرتی تر و تازگی کے ساتھ ساتھ نرم بھی رہے اور خوب صورت و پرکشش بھی۔ تمام کاسمیٹکس مصنوعات میں پھولوں کو بطور عرق استعمال کیا جاتا ہے۔ پھولوں کی خوش بو کا استعمال انسانی دماغ کو ہر قسم کی ٹینشن سے دور رکھتا ہے۔ کچھ مختلف قسم کے ہوم فلاورز کو آپ اپنی روزمرہ کی روٹین میں استعمال کرسکتی ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔ ذیل میں اس حوالے سے بات کی جارہی ہے۔ چنبیلی سفید رنگ کی پنکھڑیوں پر مشتمل ایک نہایت خوش بودار، خوب صورت اور حسین پھول ہے۔ اس پھول سے نکالا جانے والا تیل بہت سے قیمتی وٹامنز پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنبیلی سے تیار کردہ بہت سی پروڈکٹس جلد کے کیل مہاسوں کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ چنبیلی کے تیل کا مساج ٹینشن اور اداسی کو دور کرتا ہے۔ لیونڈر فلاور کو اردو میں خزام کہتے ہیں۔ یہ کاسمیٹکس میں استعمال ہونے والا بہترین خوش بودار پھول ہے۔

نئے کپڑوں کو پہننے سے قبل دھونا ضروری ہے، تحقیق

نیو یارک: کولمبیا یونیورسٹی میں کی گئی ایک تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ نئے ملبوسات کو بغیر دھوئے پہننے سے جلدی امراض کے حملہ آور ہونے کا خدشہ رہتا ہے اس لیے نئے ملبوسات کو استعمال کرنے سے قبل ایک مرتبہ ضرور دھولینا چاہیے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر ڈونلڈ بیلیسٹو نے تحقیق کا آغاز ان شکایات کے موصول ہونے کے بعد کیا جس میں نئے ملبوسات کو بغیر دھوئے استعمال کرنے سے جلدی امراض جیسے سوزش، خارش اور فنگس میں مبتلا ہونے کے واقعات سامنے آئے تھے۔ تحقیق 5 ہزار سے زائد لوگوں پر کی گئی جس میں 42 فیصد افراد نئے ملبوسات کو بغیر دھو کر پہننے پر جلدی امراض میں مبتلا ہو گئے۔ پروفیسر ڈونلڈ بیلیسٹو کے مطابق ریڈی میڈ ملبوسات کئی مراحل سے گزرنے کے بعد مارکیٹ تک پہنچتے ہیں جس کے دوران درزی سے لے کر دکان میں آویزاں کرنے والے تک کے ہاتھوں سے گزرتے ہیں جب کہ نقل و حمل کے درمیان بھی جراثیم کے اثر انداز ہونے کا احتمال رہتا ہے جب کہ دکان کے مالکان جراثیم سے بچاؤ کا اہتمام بھی نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملبوسات کی دکان میں ریڈی میڈ کپڑوں کی خریداری کرنے سے قبل کچھ افراد اسے پہن کر پیمائش بھی کرتے ہیں اور فٹ نہ آنے پر مسترد کردیتے ہیں اور یہ ایک لباس کے ساتھ دو تین مرتبہ بھی ہوسکتا ہے اس لیے ان افراد کے پسینے سے یا کسی زخم سے جراثیم ان ملبوسات میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ پروفیسر ڈونلڈ بیلیسٹو تحقیق کی روشنی تجویز کرتے ہیں کہ ریڈی میڈ ملبوس کو استعمال سے قبل ایک بار ضرور دھولینا چاہیے تاکہ ان جراثیم سے محفوظ رہا جائے جو انسانی جلد پر اثر انداز ہوکر خارش، سوزش اور انفیکشن

تھرمل تصاویر کے ذریعے جلنے کے زخم کے علاج میں معاونت

کینیڈا: دنیا بھر کے ایمرجنسی روم میں جب جلنے والے مریضوں کو لایا جاتا ہے تو پہلے ڈاکٹر جلنے کی زخموں کی نوعیت، اس کی گہرائی اور پھیلاؤ کو دیکھتے ہوئے اس کے جلنے کے درجوں کا اندازہ لگاتے ہیں جس میں وقت لگتا ہے لیکن ڈیجیٹل انفراریڈ تھرمو گرافی سے یہ کام بہت آسان ہوسکتا ہے۔ کینیڈا کی میک گل یونیورسٹی کے ماہر ہوزے لوئیس رامریز گارشیا لونا اور ان کے ساتھیوں نے پی ایل او ایس ون میں ایک رپورٹ شائع کرائی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی تکلیف کے بغیر ڈیجیٹل انفراریڈ تھرموگرافی کے ذریعے فوری طور پر جلنے کے زخم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی میں جسم سے خارج ہونے والی حرارت کو دیکھا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں حرارت کا انحصار خون کے بہاؤ پر ہوتا ہے۔ اس طرح زخم کے اندر خون کے بہاؤ اور موجودگی کو دیکھنے کے لیے یہ ایک بہتر طریقہ ہے۔ اس طرح بار بار ماہرین تھرمل امیجنگ کے ذریعے معلوم کرسکتے ہیں کہ آیا زخم ٹھیک ہو بھی رہا ہے یا مزید خراب ہورہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جلنے کے بدترین عمل میں خون کی رگیں شدید متاثر ہوتی ہیں۔ اس طرح خون کے ذریعے اہم اجزا آگے نہیں پہنچ پاتے اور یوں لاکھ کوششوں کے باوجود بھی زخم درست نہیں ہوپاتا۔ ماہرین نے اس ڈیجیٹل انفراریڈ تھرموگرافی کے ذریعے زخم کے بھرنے کی پیشگوئی کا ایک طریقہ بھی وضع کیا ہے۔ اس میں زخم کے تھرموگرام لے کر اس کا موازنہ صحت مند جلد سے کیا جاتا ہے۔ زخم کے تھرموگرام کی تبدیلیاں اس وقت تک دیکھی جاتی ہیں جب تک وہ تندرست مند جلد کی طرح کا عکس نہیں دیتا۔ اس کے بعد کئی تھرموگرام (جلد کے جلنے کی تصاویر) کو مصنوعی ذہانت کے ذریعے جانچا جاتا ہے اور صرف درجہ حرارت کی تبدیلی سے ہی زخم کے بھرنے کی پیشگوئی کی گئی جس میں 90 فیصد درستی دیکھی گئی۔ میک گل ماہرین کے مطابق یہ نظام مریض کے لیے ایک بہترین پیشگوئی کرتا ہے۔ اس کی بدولت زخم میں مردہ حصے بھی شناخت کیے جاسکتے ہیں یہاں تک کہ علاج کے طریقے اور مریض کے اسپتال میں رہنے کی مدت کی پیشگوئی بھی ممکن ہے۔

بہت زیادہ چینی جسم پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے

کیا آپ بہت زیادہ چینی کھاتے ہیں؟ تو کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ عادت صرف جسمانی وزن کے مسائل کے ساتھ ساتھ متعدد طبی مسائل کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ یہ انتباہ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ چینی کا بہت زیادہ استعمال درحقیقت ایک علامت ہے جو متعدد امراض کی جانب اشارہ کرتی ہے جو زندگی میں کسی وقت آپ کو اپنا نشانہ بناسکتے ہیں۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ اگر غذا میں چینی کی مقدار زیادہ ہو تو یہ جسم میں جانے کے بعد انتڑیوں میں جذب ہوتی ہے جہاں سے یہ جگر کی جانب سفر کرتی ہے۔ درحقیقت جگر جسم کا واحد عضو ہے جو اس شکر کو مختلف کاموں کے لیے استعمال کرسکتا ہے۔ تاہم جب شکر کی مقدار بہت زیادہ ہو تو جگر کی اسے استعمال کرنے کی گنجائش ختم ہونے لگتی ہے جس کے بعد اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں رہتا کہ اس اضافی جز کو جگر کی چربی میں بدل دے۔ تحقیق میں مزید بتایا گیا کہ ڈیٹا سے ثابت ہوتا ہے کہ جب جگر جب شکر کو چربی میں بدلتا ہے تو یہ اس بات کا اشارہ ہوتا ہے کہ انسولین کی مزاحمت کا عارضہ لاحق ہوچکا ہے۔ یہ عارضہ آگے بڑھ کر میٹابولک سینڈروم امراض جیسے ذیابیطس، بلڈ پریشر، لبلبے کے مسائل، خون کی شریانوں میں پیچیدگیاں، کینسر، دماغی تنزلی اور امراض قلب وغیرہ میں بھی بدل سکتا ہے جبکہ جگر کے امراض کا خطرہ الگ لاحق ہوجاتا ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ چالیس فیصد عام وزن کے افراد کسی

اگر آپ ایک گیلن پانی روزانہ پینا شروع کردیں تو کیا ہوگا

سننے میں تو یہ بہت زیادہ لگتا ہے کہ مگر یاد رکھیں کہ جسم کا 60 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے تو اتنا پانی پینا کوئی خاص بات نہیں۔ تاہم روزانہ اتنا پانی پینے پر آپ کے ساتھ یہ 7 چیزیں ضرور ہوسکتی ہیں۔ اگر آپ اچانک ہی پانی کا استعمال بڑھا دیں گے تو آپ کو غیر اطمینان بخش تک پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوگا۔ فکرمند مت ہوں یہ احساس جلد ختم ہوجائے گا تاہم دن بھر میں ایک ساتھ گلاس پینے کی بجائے کچھ گھونٹ لے کر پینا اس احساس کو کم کرسکتا ہے۔ جب پیٹ بھرنے کا احساس ختم ہونا شروع ہوگا تو آپ جسم میں موجود اضافی نمکیات کو باہر نکالنے لگیں گے اور بار بار ٹوائلٹ کے چکر لگانے پڑسکتے ہیں۔ تاہم اس عمل کے نتیجے میں آپ کے جسم کے لیے غذا کو ہضم کرنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ اور بار بار ٹوائلٹ سے جانے سے آپ کو جسمانی طور پر زیادہ حرکت کرنے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے جب ہی طبی سائنس تجویز دیتی ہے کہ کھانے سے پہلے ایک گلاس پانی پینا جسمانی وزن میں کمی کے لیے بہترین ہوتا ہے۔ آپ کو پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے جو آپ کو بہت زیادہ غذا جسم کا حصہ بنانے سے روکتا ہے۔ پانی جسم میں آکسیجن اور گلوکوز کو درست طریقے سے پہنچانے سے مدد دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں آپ ورزش کے دوران خود کو توانائی سے زیادہ بھرپور محسوس کرتے ہیں۔ مزید براں یہ جوڑوں اور مسلز کے لیے لبریکنٹس کا کام کرتا ہے۔ اگر آپ زیادہ پیشاب کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جسمانی فضلے کو زیادہ خارج کررہے ہیں، آپ کم کھاتے ہیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

امت شاہ آل انڈیا سرکاری زبان کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کریں گے

نئی دہلی// مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کل یہاں سرکاری زبان کی ڈائمنڈ جوبلی تقریبات اور چوتھی آل انڈیا سرکاری زبان کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کریں گے۔ سکریٹری، سرکاری زبان محکمہ، انشولی آریہ نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ محکمہ ہندی کو سرکاری زبان بننے کے 75 سال مکمل ہونے کی یاد میں 14 اور 15 ستمبر کو یہاں بھارت منڈپم میں چوتھی آل انڈیا سرکاری زبان کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔ وزارت داخلہ کے سرکاری زبان کا محکمہ سال 2021 سے ہر سال آل انڈیا آفیشل لینگویج کانفرنسوں کا انعقاد کر رہا ہے۔ وزیر داخلہ سرکاری زبان کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر خصوصی طور پر تیار کیے گئے 'راج بھاشا بھارتی' میگزین کے ڈائمنڈ جوبلی خصوصی شمارے کا افتتاح کریں گے۔ وہ ڈائمنڈ جوبلی کی یاد میں ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ اور یادگاری سکہ بھی جاری کریں گے۔ وزیر داخلہ سرکاری زبان گورو اور سرکاری زبان کیرتی ایوارڈ بھی پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ کچھ اور کتابیں اور رسالے بھی لانچ کیے جائیں گے۔ اس موقع پر مسٹر شاہ ہندوستانی زبان کے سیکشن کا بھی افتتاح کریں گے۔ وزارت داخلہ کے سرکاری زبان کے شعبہ نے ہندی کے ساتھ ساتھ دیگر ہندوستانی زبانوں کے استعمال کو فروغ دینے اور ان کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے کے مقصد سے ہندوستانی زبانوں کا ایک سیکشن قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ سال 2019 میں وزیر داخلہ نے ملک کے مختلف شہروں میں بڑے پیمانے پر ہندی دیوس منعقد کرنے کا تصور پیش کیا تھا۔ اس تصور کو محسوس کرتے ہوئے، 2021 میں وارانسی میں ہندی ڈے اور پہلی آل انڈیا سرکاری زبان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے بعد 2022 میں سورت اور 2023 میں پونے میں ہندی ڈے اور دوسری اور تیسری

آل انڈیا سرکاری زبان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ ان واقعات نے ملک بھر میں سرکاری زبان کے کارکنوں اور افسران میں نئی توانائی پیدا کی ہے۔ یوم ہندی اور چوتھی آل انڈیا سرکاری زبان کانفرنس کا انعقاد اس لحاظ سے بھی خاص ہے کہ سرکاری زبان کا محکمہ اس موقع کو ڈائمنڈ جوبلی کے طور پر منا رہا ہے۔ ہندی کے سرکاری زبان بننے کے 75 سالہ سفر نے نہ صرف کئی اہم سنگ میل عبور کیے ہیں بلکہ ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی بے مثال ترقی کی ہے۔ دو روزہ کانفرنس میں 75 برسوں میں ہندی کو سرکاری زبان، عوامی زبان اور رابطے کی زبان کے طور پر پیش رفت پر گہرائی سے غور کیا جائے گا۔ کانفرنس کے پہلے دن 14 ستمبر کو لنچ کے بعد سیشن میں 'سرکاری زبان کی ڈائمنڈ جوبلی - سرکاری زبان کے طور پر ہندی کی ترقی، عوامی زبان اور 75 برسوں میں رابطہ کی زبان' پر بحث ہوگی۔ جبکہ دوسرا سیشن 'ہندوستان اور ہندی کا ثقافتی ورثہ' ہوگا جس سے ہندی کے مشہور شاعر اور لیکچرر ڈاکٹر کمار وشواس خطاب کریں گے۔ 15 ستمبر کو کانفرنس کے تیسرے سیشن میں ملک کے مشہور ماہر لسانیات اور لغت نویس 'زبان کی تعلیم میں لغت کا کردار اور دیوناگری رسم الخط کی خصوصیت' پر اپنے خیالات پیش کریں گے۔ چوتھا سیشن 'ٹیکنالوجی کے دور میں سرکاری زبان ہندی کے نفاذ' میں سٹی آفیشل لینگویج امپلیمنٹیشن کمیٹی کا تعاون' پر ہوگا۔ پانچواں سیشن 'انڈین جوڈیشل کوڈ 2023، انڈین سول پروٹیکشن کوڈ 2023 اور انڈین ایویڈنس ایکٹ 2023: ایک بحث' پر ہوگا جس سے مرکزی وزیر قانون و انصاف ارجن رام میگھوال خطاب کریں گے۔ آخری سیشن 'ہندی زبان کے فروغ کے لیے ہندوستانی سنیما ایک طاقتور ذریعہ' ہوگا، جس سے مشہور اداکار انوپم کھیر اور معروف فلم پروڈیوسر اور ہدایت کار چندر پرکاش دویدی خطاب کریں گے۔ افتتاحی اجلاس میں راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش، مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے اور بنڈی سنجے کمار، پارلیمانی سرکاری زبان کمیٹی کے وائس چیئرمین بھرتری ہری مہتاب اور کمیٹی کے دیگر اراکین، سکریٹریز، مختلف بینکوں کے چیف ایگزیکٹو افسران اور دیگر نے شرکت کریں گے۔ پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگس، جنوبی ہندوستان کے دو ہندی اسکالرز موجود تھے۔ ایم گوونداراجن اور پروفیسر۔ ایس آر سرا جا اور ہندی دنیا کے دو نامور اسکالرز، پروفیسر۔ سوریا پرساد دیکشت اور ڈاکٹر ہری اوم پنوار موجود رہیں گے۔ اس دو روزہ کانفرنس میں دس ہزار سے زائد شرکاء کی شرکت متوقع ہے جس میں ملک بھر سے سرکاری زبان کے کارکنان کے ساتھ ساتھ ہندی کے اسکالرز اور حکومت ہند کے سینئر افسران بھی شامل ہیں۔

کیجریوال کی ضمانت نے ثابت کر دیا کہ کوئی بھی آئین سے بالاتر نہیں/عاپ

نئی دہلی// عام آدمی پارٹی (آپ) نے جمعہ کو کہا کہ دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال کو ضمانت دے کر سپریم کورٹ نے ملک کے عوام کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہندوستان میں کوئی بھی انسان آئین سے بالاتر نہیں ہے۔ آپ کے سینئر لیڈر اور سابق نائب وزیر اعلی منیش سسودیا نے کہا مسٹر کیجریوال کو کسی غلط کام یا بدعنوانی کے الزام میں گرفتار نہیں کیا گیا تھا۔ بی جے پی ہمیشہ سے الیکشن نہیں جیت سکی۔ اس لیے مسٹر کیجریوال کو ہماری پارٹی کو توڑنے کے لیے گرفتار کیا گیا تھا۔ مسٹر سسودیا نے کہا "میں عام آدمی پارٹی کے ہر کارکن، کونسلر، ممبر پارلیمنٹ اور ممبر اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ بحران کے ایسے وقت میں بھی، جب بی جے پی اپنی پوری طاقت اور شیطانیت کے ساتھ انہیں توڑنے کی کوشش کر رہی تھی، وہ نہیں جھکے، نہ منحرف ہوئے اور نہیں موڑا اور حق پر قائم رہے اور آخر کار آج سچ کی جیت ہوئی ہے۔ ہم بہت خوش ہیں۔ یہ صرف کیجریوال کی بات نہیں ہے، اس سے آنے والے وقت میں سچائی کے لیے لڑنے والوں کو طاقت ملے گی۔ مسٹر سسودیا نے کہا "یہ ہم سب کے لیے ایک بہت ہی جذباتی لمحہ ہے۔ وہ وقت سب کے لیے بہت افسوسناک لمحہ تھا جب ہمارے بڑے بھائی، دوست اور گرو اروند کیجریوال کو اس طرح جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ پارٹی کے ہر کارکن کے لیے یہ انتہائی افسوسناک لمحہ تھا۔ لوگ ان کے لیے رو رہے ہیں، انہوں نے کیجریوال کے لیے دعائیں کی ہیں۔ آج ان کی دعائیں قبول ہوگئی ہیں۔ میں ان کا اور خدا کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہماری بات سنی۔ انہوں نے کہا کہ آج پھر جھوٹ اور سازشوں کے خلاف جنگ میں سچ کی جیت ہوئی ہے۔ میں ایک بار پھر بابا صاحب امبیڈکر کی سوچ اور دور اندیشی کو سلام کرتا ہوں، جنہوں نے 75 سال پہلے عام لوگوں کو مستقبل کے کسی بھی آمر کے خلاف مضبوط کیا تھا۔ پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان نے کہا کہ آخر کار سچ کی جیت ہوئی۔ مسٹر کیجریوال کو سپریم کورٹ سے ضمانت مل گئی ہے۔ ضمانت نے ثابت کر دیا ہے کہ سچ کو کبھی دبایا نہیں جا سکتا۔ انقلاب زندہ باد۔ آپ کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا کے رکن سنجے سنگھ نے کہا کہ مسٹر کیجریوال نے ملک کے ڈکٹیٹر کو زیر کرنے کا کام کیا۔ اس نام نہاد ایکسائز کیس میں کہیں بھی کچھ نہیں ملا۔ کسی شخص کے خلاف کچھ نہیں ملا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور مودی حکومت نے جھوٹ کا پہاڑ کھڑا کر کے ای ڈی اور سی بی آئی کا استعمال کر کے عام آدمی پارٹی اور مسٹر کیجریوال کو تباہ کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار سچ کی ہی فتح ہوتی ہے اور ناانصافی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آمریت کو ختم کرنا ہوگا۔ مسٹر کیجریوال باہر آرہے ہیں۔ اب ہم ہریانہ اور دہلی کے اسمبلی انتخابات میں بھرپور حصہ لیں گے۔ اس ڈکٹیٹر حکومت کا خاتمہ ہوگا، اب اس کا خاتمہ قریب ہے۔ مسٹر سنگھ نے ٹویٹر پر کہا "جمہوریت میں آمریت کام نہیں کرے گی۔ تاناشاہ جھک جاتے ہیں، مگر اس کے خلاف لڑنے والا چاہیے۔ مودی کی ظالم حکمرانی کیجریوال کے حوصلے کو توڑ نہیں سکی۔ جیل کی سلاخیں ٹوٹے، اروند کیجریوال کو رہا کر دیا گیا۔ جھوٹ کا پہاڑ گر رہا ہے۔ ای ڈی، سی بی آئی اور بی جے پی کے جھوٹے کیس بے نقاب ہوگئے ہیں۔ ستیہ میو جیتے!"

سیتارمن کو کوئمبٹور کے تاجر سے معافی مانگنی چاہئے/ کانگریس

نئی دہلی// کانگریس نے آج کہا کہ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے جی ایس ٹی سے متعلق ان کے سوال کا جواب دینے کی بجائے کوئمبٹور کے ایک تاجر کی توہین کی ہے، جس کے لئے انہیں معافی مانگنی چاہئے۔ کانگریس کی ترجمان سپریہ شرینیت نے آج یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمل ناڈو کے لوگ اپنی ثقافت اور تہذیب کی توہین کو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو ہر حال میں اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔ محترمہ سرینیت نے کہا "تمل ناڈو اپنے لوگوں اور اپنی ثقافت کی اس توہین کو برداشت نہیں کرے گا اور یہی وجہ ہے کہ بی جے پی آج تک پیریار کی سرزمین پر کھڑی نہیں ہو سکی ہے۔ وجہ صاف ہے - بی جے پی ان لوگوں کو حقیر سمجھتی ہے جسے اس ملک کی کوئی بھی ریاست برداشت نہیں کرے گی۔ محترمہ سیتارمن کے غرور کا یہ عالم ہے کہ اگر آپ ان سے مہنگائی کی بات کریں تو وہ کہتی ہیں کہ وہ پیاز، لہسن نہیں کھاتیں۔ اس حکومت کا ہر وزیر غرور میں ڈوبا ہوا، جس کے روح رواں وزیر اعظم نریندر مودی ہیں۔ ترجمان نے کہا "بی جے پی اور محترمہ نرملا سیتارمن کو معافی مانگنی چاہیے۔ بی جے پی حکومت نے چھوٹی - چھوٹی درمیانی صنعتوں کی کمر توڑ دی ہے۔ یہ وہی صنعتیں ہیں جن پر آپ نے نوٹ بندی اور غلط جی ایس ٹی سے تباہی مچا دی ہے۔ لیکن اڈانی جیسے بڑے صنعتکار کی جی حضوری میں لگے رہتے ہیں۔ اڈانی جی کو 10 کمپنیاں خریدنی تھیں لیکن ان پر سرکاری بینکوں کے 67 ہزار کروڑ روپے واجب الادا تھے اور یہ سودا 16 ہزار کروڑ سے بھی کم میں کر دیا، جس سے بینکوں کو 74 فیصد کا نقصان اٹھانا پڑا۔

کانگریس اتحاد بھاری اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے جا رہا ہے/ پائلٹ

جودھ پور// راجستھان کے سابق نائب وزیر اعلی سچن پائلٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ ہریانہ اور جموں و کشمیر میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں کانگریس اور اس کا اتحاد بھاری اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے جا رہا ہے۔ مسٹر پائلٹ نے یہ دعویٰ جمعرات کو جودھ پور میں میڈیا سے ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں ریاستوں میں انتخابات ہو رہے ہیں جہاں انتخابی مہم شروع ہو چکی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ہریانہ میں دس سال سے اقتدار میں ہے۔ آخری وقت میں انہوں نے وزیر اعلی بدل کر اپنی شکست قبول کر لی ہے اور پورے ہریانہ میں جو ماحول پیدا ہوا ہے اسے دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کانگریس بھاری اکثریت سے حکومت بنائے گی۔ انہوں نے کہا مجھے لگتا ہے کہ ہریانہ کے لوگ کانگریس پارٹی کو تاریخی اکثریت دیں گے اور وہاں ایک بار پھر کانگریس کی حکومت بننے والی ہے۔ جموں و کشمیر کے اندر ہمارا اتحاد ہے اور پچھلے ایک سال سے وہاں بہت سی سیاسی سازشیں رچی گئی ہیں اور مجھے امید ہے کہ تین مرحلوں کے انتخابات ہوں گے اور ووٹوں کی گنتی کے بعد وہاں دوبارہ کانگریس اور کانگریس کی مخلوط حکومت بنے گی۔" انہوں نے کہا کہ انڈیا الائنس ایک قومی اتحاد بن گیا ہے اور ہم نے ہریانہ میں بھی کمیونسٹ پارٹی کو ایک سیٹ دی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ کس طرح سب کو ساتھ لیکر چلنا جانتی ہے۔ آگے بھی بڑھ رہی ہے۔ باقی دو ریاستوں جھارکھنڈ اور مہاراشٹر میں انتخابات ہونے ہیں۔ وہ پارٹی وہ حکومت جو ایک ملک ایک الیکشن کرانے کا دعویٰ کر رہی تھی وہ ایسا ماحول پیدا نہیں کر پا رہی ہے کہ الیکشن کمیشن ایک ساتھ چار ریاستوں کے انتخابات کرا سکے۔ مسٹر پائلٹ نے کہا کہ راجستھان میں ابھی اسمبلی ضمنی انتخابات ہونے باقی ہیں اور اتر پردیش میں ضمنی انتخابات ہونے ہیں۔ اس کا بھی ابھی اعلان نہیں ہوا ہے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے اپوزیشن لیڈر بننے کے بعد حکومت کا رویہ جس طرح کا ہے۔ حکومت کو ایوان میں اور ایوان کے باہر بھی معاملات پر بیک فٹ پر آنا پڑا ہے۔ اکثریت کا غرور جو پچھلے دس برسوں سے تھا، 4 جون کو عوام نے اتار دیا ہے۔ اس کے بعد ملک کے سامنے ایک نئی اصلیت اور سچائی آگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ مسٹر راہل گاندھی نے کانگریس پارٹی کی درخواست کو قبول کر کے اپوزیشن لیڈر بن گئے اور جس طرح وہ حکومت کو جوابدہ ٹھہرا رہے ہیں وہ اپنے آپ میں بدلے ہوئے ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی بی جے پی بیک فٹ پر آتی ہے تو وہ براہ راست راہل گاندھی کو نشانہ بناتے ہیں۔ جب وہ کچھ بیان دیتے ہیں اور حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہیں تو مرکزی حکومت کی عادت بن گئی ہے کہ وہ ان پر الزام تراشی اور مخالفت کریں۔ لیکن ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ کانگریس پارٹی مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور کارکنوں اور لیڈروں کو نئی توانائی ملی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تنظیم مسلسل کام کر رہی ہے اور آنے والے ضمنی انتخابات میں کانگریس پارٹی تمام سیٹوں پر کامیابی حاصل کرے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جودھ پور میں عصمت دری کے واقعات مسلسل سامنے آرہے ہیں اور امن و قانون بکھر چکا ہے۔ یہ ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مرکزی حکومت کوستی رہتی ہے کہ دس سال پہلے یو پی اے حکومت نے یہ کیا یا وہ کیا لیکن امن و قانون نظام آپ کے ہاتھ میں ہے لیکن کوئی ضلع ایسا نہیں ہے جہاں ڈکیتی، عصمت دری اور ہر طرح کے سماج دشمن عناصر نہ پھیل رہے ہوں اور حکومت ناکام ہے۔

وزیر خارجہ نے سوئٹزرلینڈ میں کثیر الجہتی پر ہندوستان کے نقطہ نظر کا اشتراک کیا

جنیوا// وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے سوئٹزرلینڈ کے اپنے دو روزہ دورے کا اختتام کیا، جس کے دوران انہوں نے کئی اعلی شخصیات سے بات چیت کی اور کثیر الجہتی، انسانی حقوق کے تئیں ہندوستان کے نقطہ نظر کو شیئر کیا اور روایتی ادویات کو فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اپنے دورے کے دوران، وزیر خارجہ نے جنیوا میں بین الاقوامی تنظیموں کی قیادت، اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر وولکر ترک، اور عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس اڈانوم گھبریس سے بات چیت کی۔ انسانی حقوق کے ارتقاء، انسانی حقوق کی موجودہ عالمی صورتحال اور انسانی حقوق کے ماحولیاتی نظام کو درپیش مختلف چیلنجوں سے نمٹنے کے طریقوں پر انہوں نے عالمی سطح پر صحت عامہ میں تعاون کو گہرا کرنے اور روایتی ادویات کے نظام کو فروغ دینے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ وزارت خارجہ امور نے ایک بیان میں کہا کہ جے شنکر نے جنیوا میں ہندوستان کے نئے تعمیر شدہ جدید مستقل مشن کو وقف کیا، جس میں اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ کام کرنے والے ہندوستانی مشن، تخفیف اسلحہ کی کانفرنس، عالمی تجارتی تنظیم، اور قونصلیٹ جنرل آف انڈیا کو بھی وقف کیا گیا۔ مستقل مشن میں بھیم راؤ امبیڈکر کا مجسمہ، اور ہنسا مہتا کی یاد میں ایک ہال کا نام دیا، جس نے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے مسودے کے دوران صنفی مساوات کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ریلیز میں کہا گیا کہ انہوں نے 'ایک پیڑ ماں کے نام' پہل کے تحت ایک درخت بھی لگایا۔ جے شنکر نے مستقل مشن میں ہندوستانی برادری اور ہندوستان کے دوستوں کے ایک بڑے اجتماع سے مزید بات چیت کی، جہاں انہوں نے ہندوستان کی طرف سے کی گئی تیز رفتار پیشرفت اور دنیا کے ساتھ منسلک ہونے کے ہندوستان کے وژن پر روشنی ڈالی۔

آب دوز شکن امریکی آلات انڈیا کو فروخت کرنے کا فیصلہ، ہندوستان کی جنگی قابلیت بڑھ جائے گی

واشنگٹن// امریکہ نے نہایت بلندی والے بحری حصوں میں جنگ و جدل میں استعمال ہونے والے آب دوز شکن آلات ہندوستان کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انگریزی مخفف HAASW کے حامل آلات Sonobuoys کہے جاتے ہیں۔ امریکہ نے 52.8 ملین ڈالر مالیت کے عصری آلات انڈیا کو فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اقدام آب دوز شکن وارفیئر آپریشنس میں بھارت کی صلاحیت کو کافی بڑھا دے گا۔ ساناباز فضاء سے داغے جاتے ہیں، جو اگر تلف ہو جائیں تو زیادہ فرق نہیں پڑتا۔ یہ الیکٹرو۔ میکانیکل سنسرز کے حامل ہوتے ہیں، جن سے زیر آب حصوں میں آوازیں پیدا کی جاتی ہیں جو دور دراز کے فاصلوں پر نصب پراسیسرز تک پہنچتی ہیں۔ یہ موثر اور واجبی آب دوز شکن آلات جنگی عمل میں کارکرد ہیں جسے ASW کہا جاتا ہے اور ان کو فضاء میں اے ایس ڈبلیو وارفائٹرز کے ذریعہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ڈیفنس سیکوریٹی کوآپریشن ایجنسی نے اس ہفتہ سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کیلئے جاری کردہ اعلامیہ میں کہا کہ مجوزہ فروخت سے ہندوستان کی موجودہ اور مستقبل کے خطرات سے نمٹنے کی قابلیت کافی بڑھ جائے گی۔ وہ اپنے MH-60R ہیلی کاپٹرز سے آب دوزوں کو تباہ کر دینے کے جنگی کارروائیوں کو بھی بہت بہتر انداز میں نمٹنے کے قابل ہو جائے گا۔

گوا کی قومی کانفرنس میں مویشی پروری سے وابستہ سابق فوجی جمع ہوں گے

نئی دہلی// مویشی پروری کو مزید بہتر بنانے کے لیے ستمبر کے تیسرے ہفتے میں گوا میں 65 ویں قومی کانفرنس اور سی ایل ایف ایم اے آف انڈیا (سی ایل ایف ایم اے) کی 57 ویں سالانہ جنرل میٹنگ ہوگی۔ سی ایل ایف ایم اے آف انڈیا کے صدر سریش دیوارا نے جمعہ کو یہاں بتایا کہ اس قومی کانفرنس میں مرکزی ماہی پروری، حیوانات، ڈیری اور پنچایتی راج کے وزیر راجیو رنجن سنگھ کانفرنس میں مہمان خصوصی ہوں گے۔ جس میں لائیو اسٹاک کی صنعت سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اس قومی کانفرنس میں دنیا بھر سے تقریباً 400 ماہرین شرکت کریں گے، جو اس شعبے کو مزید آگے بڑھانے کے لیے آپشنز پر تبادلہ خیال کریں گے۔

آسٹریلوی اور ہندوستانی کمپنیوں نے تین ایم پر او پر دستخط کئے

ممبئی// آسٹریلیا-انڈیا بزنس ایکسچینج (AIBX) اور بھارت میں سائبر ٹریڈ مشن کے کامیاب اختتام پر آسٹریڈ نے مفاہمت کی تین یادداشتوں پر دستخط کا جشن منایا ہے۔ یہ معاہدے آسٹریلیائی اور ہندوستانی کمپنیوں کے درمیان گہرے تعاون کو فروغ دینے میں اہم سنگ میل کی نشاندہی کرتے ہیں، جس سے سرحدوں کے پار توسیع اور اختراع کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ ممبئی میں قونصل جنرل پال مرفی نے کمپنیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا، "کمپنیوں کو ان کی نئی شراکت داری پر میری دلی مبارکباد! ممبئی میں گلوبل فنٹیک فیسٹ کے موقع پر انہیں اپنے تعاون میں اگلا قدم اٹھاتے ہوئے دیکھ کر خوشی ہوئی

سیاحت عوام سے عوام کے تعلقات کی بہترین علامت ہے/ ایرانی سفیر

نئی دہلی// ہندوستان میں ایران کے سفیر ایراج الٰہی نے ایران اور ہندوستان کے درمیان دیرینہ عوام سے عوام کے تعلقات کو اجاگر کرتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان سیاحت کو فروغ دینے کے لئے زیادہ تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ سیاحتی تعلقات کو فروغ دینے کے مقصد سے منعقدہ ایک تقریب میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، الٰہی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح حالیہ برسوں میں ہر ملک میں ہونے والی پیشرفت کے بارے میں باہمی معلومات میں کمی آئی ہے۔ ایران اور ہندوستان کے لوگوں کے درمیان اچھے تعلقات رہے ہیں۔ سیاحت ان تعلقات کی بہترین علامت ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ بہت سے ہندوستانی ایران میں ہونے والی حالیہ پیش رفت سے بے خبر ہیں، جب کہ ایرانیوں کے پاس ہندوستان میں ہونے والی پیش رفت کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا، "لہذا، ہم نے مل کر سوچنے، تعاون کرنے اور سیاحت کو فروغ دینے کے طریقے تلاش کرنے کے لیے اس ایونٹ کا آغاز کیا۔ الٰہی نے مزید زور دے کر کہا کہ مقصد صرف ہندوستانی سیاحوں کو ایران کی طرف راغب کرنا نہیں ہے بلکہ مسافروں کا باہمی تبادلہ کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "میں ایران کے سفیر کی حیثیت سے ایرانی سیاحوں کو ہندوستان کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ میرے فرائض میں سے ایک ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ہندوستانی سیاحوں کو بھی راغب کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سفیر نے ہندوستانی سیاحوں کے لیے سفر کی سہولت کے لیے ایران کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی پاسپورٹ رکھنے والوں کو اب ویزا کی شرائط سے استثنیٰ حاصل ہے۔

ملک میں آبروریزی کے بڑھتے واقعات اور ملک کے حالات سخت تشویشناک/ شیوانند تیواری

نئی دہلی// ملک میں آبروریزی کے بڑھتے واقعات اور ملک کے حالات پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مشہور سماج وادی رہنما شیوانند تیواری نے کہا کہ وشو گرو کے ملک میں مہاکال کے شہر اجین میں دن دہاڑے ایک غریب عورت کی عصمت دری کی گئی لیکن اس وحشیانہ فعل پر کسی نے ردعمل ظاہر نہیں کیا بلکہ لوگ موبائل پر ویڈیو بناتے رہے۔ اسے وائرل بھی کر دیا۔ انہوں نے کہا یہ اچھی بات ہوئی کہ وہاں کی پولیس کی جلد بازی کی وجہ سے مجرم پکڑا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں سر عام کتنے پرتشدد اور غیر انسانی جرائم کیے جا رہے ہیں لیکن لوگ مداخلت نہیں کرتے۔ جس قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا تھا پچیس پچاس سال پہلے ناقابل تصور تھا۔ بیٹا ماں باپ کو مار رہا ہے۔ شوہر بیوی کو مار رہا ہے۔ بیوی بھی شوہر کو قتل کر رہی ہے، ایک واقعہ میں بیوی کو قتل کرنے کے بعد شوہر نے لاش کے ٹکڑے کر دیے۔ اسے فریج میں رکھا اور دوبارہ شادی کرنے چلا گیا۔ اکثر خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ بیوی نے اپنے شوہر کو قتل کر دیا یا شوہر نے قتل کر دیا۔ خواتین کو برہنہ کر کے مار پیٹ کی خبریں بھی بہت ہیں۔ چھوٹے بچوں کی عصمت دری ہو رہی ہے۔ گولیاں برسا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی اور تشویشناک بات یہ ہے کہ معاشرہ ایسے واقعات کو تماشائی کی طرح دیکھتا رہتا ہے۔ ایسے معاشرے یا ایسے ملک میں عالمی رہنمائی حیثیت کو چھوڑیں، کیا وہ دنیا کی پنچایت میں بھی عزت کے لائق بن سکتا ہے؟ ایک بات ذہن میں رکھنی ہے۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ہمیشہ بڑا رہا ہے لیکن اسے اس قدر لوٹا اور مارا گیا کہ اس کی مثالیں دنیا میں شاید ہی ملیں گی۔ ہماری تاریخ میں بہادری کے چند نام ہیں۔ اس معاملے میں شاید سب سے مشہور نام مہارانا پرتاپ کا ہے۔ اس کی کہانی اس طرح بیان کی جاتی ہے جس نے اکبر سے مقابلہ کیا لیکن اکبر سے ان کی کبھی براہ راست لڑائی نہیں ہوئی۔ اکبر کی طرف سے مہارانا پرتاپ کے خلاف لڑنے والے راجہ مان سنگھ کا نام تاریخ میں درج ہے۔ بہرحال تاریخ میں ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ مہارانا اکبر کو کوئی خاص نقصان پہنچا سکے۔ معاملہ کچھ بھی ہو، مہارانا ایک مستثنیٰ ہے اور ہمارے معاشرے میں ایک بہادر ہیرو کے طور پر عزت کی جاتی ہے۔ تاریخ میں ایسا نظر نہیں آتا کہ ہمارے معاشرے کو بزدلی اور بزدلی سے نجات دلانے کے لیے ملک میں کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہو۔ ماضی قریب میں گاندھی جی اس سے مستثنیٰ نظر آتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو گاندھی کی جدوجہد کے تمام پروگراموں میں عام لوگوں کی بھرپور شرکت دکھائی دیتی ہے۔ چمپارن میں ہی دیکھ لیں۔ گاندھی دو دن کا وقت دینے پر راضی ہو کر وہاں گئے لیکن ہٹنے باقی تھے۔ یہ تاریخ پڑھنے کے قابل ہے کہ کس طرح گاندھی کی موجودگی نے معاشرے میں ایک ایسا معجزہ پیدا کیا جس نے کانسٹیبل کی سرخ ٹوپی دیکھ کر گاؤں خالی کر دیا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ گاندھی بائیس سال جنوبی افریقہ میں رہنے کے بعد 1915 میں جنوبی افریقہ سے واپس آئے تھے۔ اس وقت تک ملک کے لوگ انہیں بہت کم جانتے تھے۔

ہندوستان، کویت کے اداروں نے ہندی سکھانے کیلئے ایم او یو پر دستخط کئے

نئی دہلی// کویت میں انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز (ICCR) اور گلف یونیورسٹی فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (GUST) نے گلف یونیورسٹی میں ہندی کی تعلیم کے لیے آئی سی سی آر کی چیئر آف انڈین اسٹڈیز کے قیام کے لیے جمعرات کو ایک مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کویت میں ہندوستان کے سفیر ڈاکٹر آدرش سویکا نے آئی سی سی آر کی جانب سے گلف یونیورسٹی فار سائنس اینڈ ٹکنالوجی کے صدر پروفیسر بسام عالم الدین کے ساتھ ایم او یو پر دستخط کیے۔ مفاہمت نامے کی شرائط کے تحت، آئی سی سی آر اور جی یو ایس ٹی کے ساتھ مشاورت سے، گلف یونیورسٹی میں تین سال تک ہندی پڑھانے کے لیے ایک ماہر ہندوستانی ماہر تعلیم کا تقرر کرے گا۔ یہ کویت میں آئی سی سی آر کی انڈین اسٹڈیز کی پہلی چیئر ہے اور اسے کویت میں ہندی زبان اور ہندوستان سے متعلق مطالعات کے فروغ کے لیے ایک بڑا قدم سمجھا جا سکتا ہے۔ اپریل 2024 میں کویت نیشنل ریڈیو پر ہفتہ وار ہندی ریڈیو نشریات بھی شروع کی گئیں۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ یہ اقدامات کویت میں ہندی زبان کو دی جانے والی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں اور یہ کویت میں بڑے اور متحرک ہندوستانی باشندوں کے تعاون کا اعتراف ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہندی دنیا کی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے، جس کے بولنے والوں کی تعداد 600 ملین سے زیادہ ہے، جو اسے عالمی سطح پر تیسری سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان بناتی ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

تصوف کی اساس محبت

غوث سیوانی

ایس ایم ایس

تصوف کی بنیاد محبت ہے۔ لیکن محبت ایک ایسا ناقابل فہم اور دشوار موضوع ہے جسے سمجھنا اور سمجھانا ناممکن ہے۔ اسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اسے سمجھنے اور سمجھانے کی جتنی بھی کوشش کی جاتی ہے، ناکامی ہاتھ لگتی ہے۔ اس مسئلے کو سلجھانے کی ہر جد وجہد مزید الجھنیں پیدا کرتی ہے۔ گویا ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔ محبت کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے بے شمار الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے جن میں سے کچھ خاص یہ ہیں۔ عشق، علاقہ، شغف، شوق، حزن، جنون، فتون، وجد، کلف وغیرہ وغیرہ مگر اخیر میں کہنا پڑتا ہے۔

محبت کی تعریف:

محبت کی تعریف بھی مختلف الفاظ اور مختلف انداز میں بیان کی جاتی ہے، مگر ہر تعریف پڑھ کر کسی نہ کسی کمی کا احساس ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ یہ تعریف جامع ومانع نہیں ہے۔ کسی نے کہا تڑپتے دل کے ساتھ دائمی میلان کا نام محبت ہے تو کسی نے کہا تمام وابستہ چیزوں پر محبوب کو ترجیح دینا محبت ہے۔ کسی کا قول ہے کہ ہر حال میں محبوب کی موافقت کرنا محبت ہے تو کسی نے محب اور محبوب کی مراد کا ایک ہونا محبت بتایا۔ کسی نے محبوب کی مراد کا محب پر راجح ہونا محبت سمجھا تو کسی نے سوائے محبوب کے ہر چیز کو دل سے مٹا دینے کا نام محبت رکھا۔ کسی کی نظر میں حدود محبت کی حفاظت کرنا تو کسی کے خیال میں محبوب کی معیت کو اپنے لئے باعث فرحت جاننا محبت ہے۔ بعض نے رضائے محبوب کے حصول کے لئے تن من دھن کی قربانی تو بعض نے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب کو عزیز رکھنے کا نام محبت رکھا ہے۔ کچھ لوگوں کے خیال میں محبت ایک ایسے اضطراب مسلسل کو کہا جاتا ہے جس میں سکون نہیں اور ایسے سکون کو کہا جاتا ہے جس میں اضطراب نہیں۔ بعض اہل دل سمجھتے ہیں کہ محبوب کا محب کی روح سے بھی قریب ہونا محبت ہے۔ تو بعض اہل نظر احکام عشق پر دل کی ثابت قدمی کو محبت کہتے ہیں۔

عشق:

محبت کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ایک دوسرا لفظ 'عشق' بھی بہ کثرت استعمال ہوتا ہے۔ عشق 'العشقہ' سے ماخوذ ہے۔ العشقہ ایک ایسی بیل کو کہتے ہیں جو سبز اور پھر زرد ہوتی ہے اور جس چیز کو لگتی ہے مکمل چمٹ جاتی ہے۔ چونکہ عشق میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے یہ آزار جس کے دل سے لگ جائے، پھر جدا کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اس جذبے کو عشق کہا جانے لگا۔

'عشق' کا لفظ عربی میں پہلے کم استعمال ہوتا تھا مگر بعد میں رائج ہوگیا فارسی اور اردو میں بھی یہ محبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسے اردو میں حقیقی اور مجازی دونوں قسم کی محبت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

صوفیہ کی نظر میں محبت:

صوفیہ کرام محبت کو صرف تصوف ہی نہیں دین وشریعت کی بھی اساس مانتے ہیں۔ ان کے خیال میں کائنات اور تمام مخلوقات کا وجود عشق ومحبت کے جذبے کی کارفرمائی ہے۔ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'روضۃ المحبین ونزہۃ المشتاقین' کے ابتدائی صفحات میں تحریر فرمایا ہے:

''پاک ہے وہ ذات جس نے محبت کی طرف دلوں کو جب چاہا اور جیسے چاہا پھیر دیا اور اس محبت کے ذریعے اپنی حکمت کے ساتھ اس چیز کا نکالا جس کے لئے ہر جاندار کو پیدا کیا گیا ہے اور محبت کی مختلف انواع واقسام کی تعریف وتفصیل کو مخلوق کے درمیان عام کیا اور ہر محبوب کے لئے اس کے محبوب کی محبت سے حصہ مقرر کیا، خواہ وہ اپنی محبت میں درست ہو یا غلط۔ اور اس محب پر محبت کی وجہ سے انعام کردہ یا اسے مقتول بنادیا۔ اور اس محبت کو ایسا تقسیم کیا کہ بعض کو اپنی ذات سے محبت کرنے والا بنادیا، بعض کو بتوں، بعض کو آگ سے اور بعض کو صلیبوں سے، کچھ کو وطنوں کا محب بنادیا اور کچھ کو بھائیوں کا۔ کسی کو عورتوں کا دلدادہ بنا دیا تو کسی کو بچوں کا۔ کسی کو اموال کا گرویدہ بنادیا تو کسی کو ایمان کا۔ کسی کو موسیقی کا عاشق بنادیا تو کسی کو قرآن کا۔ لیکن اللہ، اسکی کتاب اور رسول سے محبت کرنے والوں کو تمام محبت کرنے والوں پر زبردست فضیلت بخشی۔ محبت کے لئے اور محبت کی وجہ سے زمین وآسمان کو پیدا کیا گیا اور تمام مخلوقات کی تخلیق بھی اسی وجہ سے ہے اور محبت کے لئے ہی افلاک کا دائرہ حرکت میں ہے۔ اور اسی کے لئے حرکات اپنی انتہا کو پہنچتی ہیں، اور اپنی ابتدا کو انتہا سے ملاتی ہیں، اور اسی کی وجہ سے دل اپنے مقصود کو حاصل کرتا ہے اور اپنے مطلوب تک رسائی حاصل کرتا ہے اور ہلاکتوں سے خلاصی پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے کو اختیار کرتا ہے۔''

یہ جذبہ محبت بھی بلاسبب نہیں۔ اس کے پس پردہ خالق ومالک کی محبت کارفرما ہے۔ اس تعلق سے علامہ ابن قیم اپنی مذکور کتاب میں ابتدا میں لکھتے ہیں:

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے محبت کو محبوب تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا اور محبوب کی اطاعت اور اس کے آگے سرِ تسلیم خم کردینے کا صداقتِ محبت کی دلیل ٹھہرایا، اور نفوس کو محبت کے حصول کے لئے طرح طرح کی قربانیاں اور مشقتیں برداشت کرنے پر برانگیختہ کیا اور یہ محبت عالم علوی اور سفلی میں بلند ہمتوں میں ودیعت کی تاکہ وہ ایجاد، امداد اور قبول کے اعتبار سے قوت کو فعل کی طرف منتقل کریں اور بلند ہمتوں اور عالی جذبوں کو عالی شان رفعتوں کے حصول کے لئے ترغیب دی۔''

خالق کی صفات مخلوق میں:

صوفیہ کے ہاں اصل محبت تو خالق حقیقی کی محبت ہے اور مجازی محبت بھی اس کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ صوفیہ کا تصور 'ہمہ اوست' اسی عشق حقیقی کا نتیجہ ہے۔ وہ ذات باری تعالیٰ میں اس قدر گم ہوجاتے ہیں کہ کائنات کے ذرے ذرے میں نور حق کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ہر چیز میں، جمال ذات وصفات دیکھنے لگتے ہیں۔ بے خودی کی یہ کیفیت کبھی کبھی انھیں اس منزل تک پہنچا دیتی ہے، جہاں خود اور خدا کا فرق مٹ جاتا ہے اور ہر طرف نور وحدت کا نظارہ ہوتا ہے شاید ایسی ہی کیفیت میں بعض صوفیہ نے 'انا الحق' کا نعرۂ مستانہ بلند کیا تھا۔

صوفیہ کی نظر میں انسان خالق کا شاہکار ہے۔ خدا اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق میں بھی اس کی صفات کی جھلک نظر آئے۔ اللہ خالق ہے اور خالق کو پسند فرماتا ہے، وہ جمیل ہے اور جمال اسے محبوب ہے۔ وہ عالم وعلیم ہے اور علماء اس کی نظر میں افضل ہیں۔ اللہ سخی ہے اور اسے سخاوت کرنے والے پسند ہیں۔ خدا کو ایک کمزور کے مقابلے طاقت ور مومن محبوب ہے۔ وہ حیا کرنے والا ہے اور باحیا بندوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ وعدہ پورا فرمانے والا ہے اور پابند عہد بندے اسکی نظر میں محبوب ہیں۔ وہ شکور، صادق اور محسن ہے اسے ان صفات کے حامل بندے پسند ہیں۔

محبت آئینہ ہے:

محبوب کے اوصاف، محب کا شعور اور محب ومحبوب کا باہمی تعلق، یہ تینوں اسباب، محبت میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔ جب محبوب کا حسن انتہا کو پہنچا ہوا اور محب کا شعور محبت گہرا ہو نیز محب اور محبوب کے درمیان اعلیٰ درجے کی مناسبت ہو تو محبت دائم وراسخ ہوتی ہے۔ صوفیاء کی نظر میں اصل اور باقی جمال رب کائنات کا ہے باقی تمام فانی ہیں لہٰذا اصل محبت بھی اسی کی ہے باقی اگر کہیں جمال ہے تو وہ پرتو ہے اصل کا۔ بعض لوگ تو عشق کو ایک آئینے کی طرح سمجھتے ہیں جس میں محب اپنی طبیعت، نرمی اور دوسرے اوصاف کی جھلک دیکھتا ہے گویا وہ اپنی ذات سے محبت کررہا ہے اور انسان کی اپنی ذات بھی خالق کی صفت خلق کا مظہر ہے۔

ابن قیم نے ایک بزرگ کا قول نقل کیا ہے:

''اللہ رب العزت کی محبت، محبت کرنے والوں کے دلوں کو غیر کی محبت کی لذت سے بے نیاز کردیتی ہے۔ دنیا میں اللہ کی محبت کی لذت کے برابر کوئی لذت نہیں اور آخرت میں اپنے محبوب کے دیدار سے بڑھ کر انھیں کسی بڑے اجر کی امید نہیں۔''

محبوب بندے:

صوفیہ کے پیغام محبت کی بنیاد کئی احادیث رسول ہیں۔ امام احمد نے ایک حدیث نبوی نقل کی ہے جس کے راوی عطا بن یسار رضی اللہ عنہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، تیرے اہل کون ہیں، جنھیں تو عرش کے نیچے جگہ عنایت فرمائے گا؟ فرمایا وہ لوگ جن کے ہاتھ گناہوں سے محفوظ اور دل پاک ہیں۔ جو میری خاطر باہم محبت رکھتے ہیں، جب میرا ذکر کیا جائے تو انھیں بھی یاد کیا جائے تو میرا ذکر بھی کیا جائے جو ناگواری کے باوجود بھی وضو کرتے ہیں اور میرے ذکر کی طرف ایسے لوٹتے ہیں جیسے پرندے گھونسلوں کی طرف اور وہ میری محبت کی وجہ سے تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے بچہ لوگوں کی محبت کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔

امام احمد اللہ علیہ نے ایک اور حدیث نقل فرمائی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ تیرے محبوب بندے کون ہیں؟ فرمایا، جنھیں دیکھنے سے میں یاد آجاؤں۔

''جب آپ احکام سے فارغ ہوں تو ریاضت کیجئے اور اپنے رب کی طرف دل لگائیے۔''

اسی طرح سورہ التوبہ کی آیت 59 میں فرمان خداوندی ہے:

''اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر اسی پر راضی ہوجاتے جو انھیں اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے اور کہتے ہیں اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول۔ ہم اللہ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔''

ایک حدیث قدسی بھی ابن قیم نے نقل کی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

''اے میرے بندے تیرے حق کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، تجھے میرے حق کی قسم تو بھی مجھ سے محبت کر۔''

محبت کی یہی اصل ہے جو حضرات صوفیہ کے ہاں نظر آتی ہے اور اس کی اساس چونکہ قرآن وحدیث ہے لہٰذا صوفیہ اس پر زور دیتے ہیں۔ اکثر صوفیہ کی سیر وسوانح میں ملتا ہے کہ انھوں نے برسوں خلوت اختیار کرکے عبادت وریاضت کی ہے۔ ظاہر ہے انھوں نے اسی محبت کی خاطر ایسا کیا۔ معروف صوفی حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ، میں نے حارث محاسبی کو فرماتے سنا، محبت تیرا کسی بھی چیز کی طرف مکمل طور پر پھر جانا اور مائل ہوجانا ہے پھر تیرا اس کو اپنی جان، روح اور مال پر ترجیح دینا پھر اعلانیہ اور خفیہ اس کی موافقت کرنا اور پھر اپنی محبت کو کوتاہ سمجھنا۔''

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں، جس کو محبت عطا کی گئی لیکن اس کی مثل خشیت عطا نہ ہوئی ایسا آدمی دھوکہ کا شکار ہے۔

معروف صوفی حضرت یحیٰ بن معاذ کہتے ہیں محبت کا ایک ذرہ ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

وہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص سچا نہیں جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور پھر اسکی حدوں کی حفاظت نہ کرے۔

محبوبیت کی انتہا:

اللہ کے وہ بندے جو اپنے معبود سے سچی محبت کرتے ہیں انھیں ولی یا اللہ کا دوست کہا جاتا ہے۔ ان بندوں سے خود اللہ بھی محبت کرتا ہے۔ ان کے تعلق سے بخاری شریف کی ایک حدیث ہے، جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ رسول محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جو میرے ولی کی توہین کرتا ہے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے، اور بندہ فرائض کی ادائیگی کے علاوہ کسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کرسکتا اور بندہ نوافل سے میرے قرب کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، لہٰذا وہ مجھ سے سنتا ہے، مجھ ہی سے دیکھتا ہے، میرے ذریعے پکڑتا ہے اور میری دی ہوئی طاقت سے چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا، سوائے اپنے اس مومن بندہ کی موت کے جو موت کو ناگوار سمجھتا ہے اور مجھے اس کی موت کی برائی ناپسند ہے حالانکہ موت تو اس کے لئے ضروری ہے۔''

تھکان سے بھرپور بے مقصد سفر!

(شیخ خالد زاہد)

دنیا کہ ہر ملک میں اچھائی اور برائی موجود ہے۔۔۔ پیمانے مختلف ہیں، برائی کی شکلیں مختلف ہیں۔۔۔ مگر اچھائی کی شکل تمام مذاہب میں ایک سی ہی ہوتی ہے۔۔۔ دنیا کی آبادی چھ ارب انسانوں سے تجاوز کر رہی ہے۔۔۔ قدرت نے شکلیں ہی نہیں سوچ اور سوچنے اور برتنے کہ انداز بھی ایک دوسرے سے مختلف بنائے ہیں۔۔۔ ہم تو اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ قدرت کہ کارخانے میں ابھی اور کیا کچھ نیا باقی ہے۔۔۔ ایک دوسرے سے بھلائی کرنا ایک دوسرے کہ کام آنا بلا اشتراک تعلق دنیا کہ ہر دین ومذہب کا خاصہ ہے۔۔۔ ان مقصد کو لیے دنیا جہان میں لوگ اپنے اپنے طور پر کام کر رہے ہیں۔۔۔ غیر سرکاری تنظیمیں (NGO) اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔۔۔ اچھائی کرنا اور اس کی تشہیر کرنا آج سوشل میڈیا کہ اس دور میں فیشن کی ایک شاخ بھی بنتا جا رہا ہے (ان تمام اداروں اور ان سے وابستہ لوگوں سے بہت معذرت کہ ساتھ جو حقیقی معنوں میں خدمت خلق کہ حقیقی جذبے سے سرشار اس کار خیر میں مصروف ہیں)۔۔۔ دنیا میں وہ تمام لوگ جو ایک مخصوص مقصد (انسانیت کی بھلائی) کیلئے کام کر رہے ہیں ایک جگہ جمع کیوں نہیں ہوجاتے۔۔۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو مجھے بہت تنگ کرتا ہے اور کرتا ہی رہتا ہے۔۔۔ اگر قوم اور مذہب سے بالاتر ہوکر مقصد خدمت کرنا ہے تو یکجا ہوکر کیوں نہیں کیا جاتا۔۔۔ سوچئے اگر عبدالستار ایدھی اور بل گیٹس اور ان کی طرح کہ لاتعداد لوگ ایک ہوکر کام کرنے لگیں تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے۔۔۔ جب سیاسی مقاصد کیلئے سیاستدان دنیا جہان سے ایک ہوسکتے ہیں تو یہ خدائی فوجدار کیوں نہیں ایک ہوسکتے۔۔۔ یقیناً یہ سیاسی مقاصد والے ہی ایسا نہیں ہونے دیتے کم سے کم ہمارے ملک پاکستان میں تو ایسا ہی نظر آتا ہے۔۔۔

باتیں بنانا بہت آسان سمجھا جاتا ہے۔۔۔ جی ہاں بہت آسان ہے۔۔۔ مگر ہم ترقی کی اس منزل پر پہنچے ہوئے ہیں جہاں باتیں ریکارڈ کرنا اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ صرف باتیں ہی نہیں بولنے والا اپنے الفاظ کہ ساتھ بھی ریکارڈ کیا جاسکتا ہے۔۔۔ جو لوگ بولنے سے پہلے تولتے ہیں اور تول رہے ہیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ فرق صرف انہیں پڑتا ہے جو بول کر سوچتے ہیں کہ کیا بول دیا (اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہے)۔۔۔ درپیش صورتحال یہ ہے کہ ہم پاکستانی (جو لاتعداد درجوں میں بٹے ہوئے ہیں، نسلوں میں، فرقوں میں، زبانوں میں، علاقوں میں وغیرہ وغیرہ) وقتی طور پر بھول جاتے ہیں کس نے کیا بولا۔۔۔ اس لئے بولنے والا ابھی بلاخوف وخطر جیسی چاہے زبان استعمال کرے اور اس زبان سے جس کی چاہے ہتک کرے عوام کا کام عوامی طرز عمل ہے یعنی نعرے لگانا، تالیاں بجانا۔۔۔ کوئی اس عوام سے یہ تو پوچھے کہ تالی کیوں بجا رہے ہو تو جواب ملے گا ہمارے لیڈر نے کتنی اچھی بات کی ہے۔۔۔ پاکستانی قوم لیڈر اور لیڈری کہ معنی سے ماورا ہے۔۔۔ جو زیادہ شور مچانے اور تہذیق آمیز گفتگو کرنے پر عبور رکھتا ہے۔۔۔ جو کیچڑ اچھالنے کہ فن میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا وہ سب سے اچھا اور ذہین لیڈر ہے۔۔۔ جس قوم کو لیڈر کا نہیں پتہ اسے ترقی سے کیا لینا دینا۔۔۔ اسے پاکستانیت سے کیا لینا دینا۔۔۔ کسی نے خوب کہا تھا کہ ہم ایک ریوڑ کی مانند ہیں جسے کوئی چرواہا جب تک ڈنڈے سے ڈرا دھمکا کہ سیدھا رکھتا ہے ریوڑ صحیح سمت میں سفر کرتا جاتا ہے۔۔۔ جب چرواہا ڈنڈا رکھ چھوڑتا ہے یا بغیر ڈنڈے والا چرواہا آجاتا ہے تو ریوڑ مختلف سمتوں کی جانب پیش قدمی شروع کردیتا ہے۔۔۔ پھر چرواہے کیلئے سوائے آرام کرنے کہ اور کچھ نہیں رہ جاتا۔۔۔

انگنت مذہبی جماعتیں جو یقیناً ہمارے مذہبی رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے وجود میں آتی جارہی ہیں۔۔۔ ہم فرد واحد قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرنے سے مبرا ہیں۔۔۔ ہم نے دین ٹھیکے پر دے رکھا ہے۔۔۔ بچے کو قاری صاحب پڑھا ئینگے، ان سے ہی یہ توقع کی جاتی ہے کہ دین کہ بنیادی عقائد اور تربیت وہ ہی فراہم کرینگے۔۔۔ وہی اخلاقیات کا درس یاد کروائنگے۔۔۔ اگر انہوں نے ہمارے بچوں کو دین میں موجود دنیا تک رسائی دے دی تو ان کا کاروبار کیسے چلے گا۔۔۔ ثواب کہ غرض سے مدرسے کہ بچے قران خوانی کیلئے اپنی خدمات فراہم کرینگے اور ہم ثواب کی غرض سے ان کو کھانا کھلائنگے۔۔۔ یعنی دین کا ٹھیکہ مولوی کو دے دیا ہے اور دنیا کا ٹھیکہ سیاست دانوں کو۔۔۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مولوی اور سیاست دان کبھی ایک بات پر متفق نہیں ہوتے۔۔۔ یا عوام کو بھٹکائے رکھنے کی ملی بھگت والا معاملہ بھی ہوسکتا ہے۔۔۔ سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ مولوی صرف دین جانتا ہے اور مولوی کہیں کہ سیاست دان صرف دنیا پرستی سے واقف ہیں۔۔۔

ان سارے معاملات میں مقصد کہاں ہے اور اگر ہے تو کیا ہے۔۔۔ کون کس مقصد کیلئے اپنی توانائیاں خرچ کررہا ہے یہ جاننا بہت مشکل کام ہے۔۔۔ ہم جس معاشرے میں اپنی اپنی زندگیاں بسر کررہے ہیں یہاں جب کسی کو اونچائی کی طرف لے کر جاتے ہیں تو آسمان کی وسعتیں کم پڑ جاتی ہیں۔۔۔ اسے سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے۔۔۔ اسکی تعریفوں میں زمین وآسمان ایک کردیے جاتے ہیں۔۔۔ اور جب کسی کو نیچا دکھانے پر آجائیں تو اسکے لئے زمین کی گہرائی کم پڑ جاتی ہے۔۔۔ اس کے اچھے کاموں میں بھی کیڑے نکال کر سامنے رکھ دیے جاتے ہیں۔۔۔ ہم لوگ بغیر کسی سمت کے سفر میں مصروف ہیں اور بہت تیزی سے چل رہے ہیں۔۔۔

بغیر منزل کہ سفر سے صرف تھکان ملتی ہے اور ایک دن یہ تھکان ہمیں پیوند خاک بنادیتی ہے۔۔۔ مگر منزل کا کہیں دور دور تک اتا پتہ نہیں ہوتا۔۔۔ ہمیں جب یہ احساس ہوتا ہے کہ سفر کرنے کی سمت ہی غلط تھی۔۔۔ مگر تب تک بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے واپسی کا وقت ہوچکا ہوتا ہے۔۔۔ ہم اس وقت بھی اپنی نسل کو اپنی اولاد کو یہ بات سمجھانے سے قاصر ہوتے ہیں کہ اپنے سفر کا پتہ کروا پنی منزل کا تعین کرو۔۔۔ ورنہ بھٹکتے ہی رہوگے۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنے والی نسلیں ایک ایسی نام نہاد منزل بنا کر منزل کہ ملنے کا ایسا جشن کریں کہ ہمیں شرمندگی سے سر چھپانے کیلئے کہیں جگہ نہ ملے۔۔۔

'وقت یکساں نہیں رہتا یہ بتادو اس کو'

حق گوئی: نازش ہما قاسمی

دہلی میں منعقدہ انٹرنیشنل صوفی ازم کانفرنس سے وزیراعظم اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے اپنے والہانہ لگاؤ اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کررہے تھے اور دنیا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کررہے تھے کہ ہمارے ملک ہندوستان کے مسلمان ہمارے ساتھ ہی نہیں بلکہ اسلام کا ایک بہت ہی اہم شعبہ صوفیت جس کے اراکین ہمیشہ سے درویش رہے ہیں اور ارباب حکومت سے کنارہ کشی کئے رہے ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور انہوں نے اپنے مخصوص پروگرام میں ہمیں مہمان معزز کی حیثیت سے بلایا ہے۔ لیکن انہی دنوں جھارکھنڈ میں ایک پندرہ سالہ معصوم بچے کی اس کے ایک عزیز رشتہ دار سمیت جان لے لی گئی، حملہ آوروں نے پہلے انہیں زدوکوب کیا پھر اپنی وحشیانہ حرکتوں پر عمل کرتے ہوئے انہیں پھانسی دے دی گئی، یہ ہندوستان میں کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے جس میں چند سرپھروں اور انسانیت کے دشمنوں نے معصوموں کی جان لی ہے اس سے قبل بھی اس طرح کے بے شمار واقعات منظر عام پر آچکے ہیں، دادری کا واقعہ ہو یا پھر جھارکھنڈ کا حالیہ واقعہ ان تمام میں ایک ہی ذہنیت کارفرما ہے، یہ وہ درندے اور بھیڑیے ہیں جو جانور کے نام پر انسانوں کی جان لیتے ہیں، حالانکہ جس طرح دادری کے واقعہ میں یہ بات واضح ہوئی تھی کہ مرحوم اخلاق کے گھر میں بکرے کا گوشت تھا یہاں بھی بات واضح ہے کہ یہ لوگ بیوپاری تھے جو بڑے جانوروں کی خرید وفروخت کا کام کرتے تھے لیکن پولس اور انتظامیہ اس معاملہ کو بھی دبانے کی کوشش کررہی ہے، اور یہ کوشش کی جارہی ہے کہ معاملہ کو جلد از جلد ختم کردیا جائے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ واضح ہے کہ اب فرقہ پرستی کے دلدادہ درندہ صفت بھیڑیے مکمل طور پر آزاد ہیں، ہندوستان کے قانون کی حیثیت ان کے نزدیک ردی کے ٹوکرے کی بھی نہیں ہے، جو معاملہ پولس کے ذریعہ عدالت تک جانا چاہئے اب ان مقدمات کی شنوائی خونی بھیڑیے کررہے ہیں، جس کا فیصلہ عدالت میں ہونا چاہیے اس کا فیصلہ اب دن دہاڑے سڑکوں پر موت کی شکل میں رونما ہورہا ہے، آئے دن اس طرح کے واقعات پیش آرہے ہیں لیکن حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے بلکہ ان خونیوں کی حکومت پشت پناہی کررہی ہے ورنہ کیا مجال ہے کہ ایک واقعہ کے بعد دوسرا واقعہ رونما ہوجاتا، اگر قانون سختی سے ان سے نمٹنے کی کوشش کرتا تو یہ حادثے بار بار پیش نہیں آتے۔

ایک طرف تو ہماری حکومت دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کررہی ہے کہ ہم سب کے ساتھ ہیں، ہم سب کو ایک ساتھ لے کر چل رہے ہیں لیکن دوسری طرف جس طرح مسلمانوں اور دلتوں کے خلاف محاذ بنا کر انہیں بے یار ومددگار کرنے کا لائحہ عمل طے کیا جارہا ہے اگر اس پر بروقت کارروائی نہیں ہوئی تو ہندوستان میں امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھنا ایک خواب ہوجائے گا، ایک ایسا خواب جس کی کوئی تعبیر نہیں بنتی ہے۔ جہاں صرف اندھیرے کی حکمرانی ہوگی۔ اب یہ کہنا کہ ہماری حکومت ان تمام معاملات کو سنجیدگی سے لے رہی ہے، دلت اور مسلمانوں کی حفاظت ہمارے لئے بہت ضروری ہے، جب تک ملک میں یکسانیت کے ساتھ ترقی نہیں ہوگی، جب تک اس ملک کا مسلمان قومی دھارے میں شامل نہیں ہوگا، دلتوں کے ساتھ انصاف کا معاملہ نہیں برتا جائے گا اس وقت تک دیش کی ترقی نہیں ہوسکتی ہے اس وقت تک ہم دنیا کی تیز رفتاری کا مقابلہ نہیں کرسکتے ہیں اقلیتوں کا تحفظ ہماری اولین ذمہ داری ہے نیز دیگر بڑی بڑی باتیں ان سب باتوں کو سن کر مذاق سا محسوس ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ کوئی ہمیں آگ میں ڈال کر تھپکی دینے کی کوشش کررہا ہے کہ گھبراؤ نہیں ہم تمہیں بچالیں گے، آئے دن سرکاری وزراء کے بیانات اور ان کے کارندوں کے کرتوت کا موازنہ کیا جائے تو یہ اظہر من الشمس ہے کہ دونوں میں کھلم کھلا تضاد ہے، ایک طرف جان بچانے اور ترقی کی بات کی جاتی ہے تو دوسری طرف دادری، سہارنپور، ہریانہ اور رانچی میں سرعام کسی کو پھانسی دی جاتی ہے اور کسی کو نذر آتش کردیا جاتا ہے، کہیں لاکھوں کروڑوں کی املاک تباہ وبرباد کردی جاتی ہے اور کبھی کارپوریٹ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈال کر اپنے ملک کے کسانوں کے ساتھ سوتیلا سلوک کیا جاتا ہے، کہیں کسی غریب کو اس لئے مرنا پڑتا ہے کہ وہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے اور کہیں ہزاروں کروڑ کا قرض لیکر ملک سے فرار ہوجاتا ہے اور ملک کی خفیہ ایجنسی اس کا پتہ بتانے سے عاجز ہوتی ہے۔ ایک عجیب سا ماحول بنا ہوا ہے۔۔۔ وزیراعظم کہتے ہیں کہ میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا بھگت ہوں میرے لئے ملک کا قانون سب کچھ ہے، قانون کی پاسداری کیلئے کسی سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہے، لیکن ڈاکٹر امبیڈکر کے بھگت ہمارے وزیراعظم نے اپنے بھگتوں کو یہ بات نہیں بتائی یا وہ بتانا ہی نہیں چاہتے ہیں کہ اس ملک کا قانون بھی ہے جس کی پاسداری ضروری ہے، اس ملک کا قانون پارلیمنٹ میں تیار ہوا ہے ناگپور کے جنگل میں نہیں۔

اس ملک میں جس قانون کا راج ہے وہ سیکولرازم کے دلدادہ خوش مزاج لوگوں کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے جنہوں نے رات دن کی جانفشانی کے بعد اسے ہر مذہب ہر ذات کو یکساں طور پر حقوق عطاء فرمائے، لیکن ان نام نہاد بھگتوں نے اب یہ طے کرلیا ہے کہ اس ملک میں اب وہ راج اور قانون چلے گا جسے بدسلیقہ ہٹلر کے مریدوں نے ترتیب دیا ہے۔ وزیراعظم کیلئے اب یہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ جملہ بازی کے پھندے بنانے چھوڑ دیں اور عملی میدان میں قدم رکھیں، بے لگام ہوتے سرکش گھوڑوں پر نکیل کسی جائے، بے محابا الفاظ کا استعمال کرنے والوں کے خلاف باضابطہ کارروائی ہو، من مانی کرتے نیوز چینل کو کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔

ورنہ دنیا کے طول وعرض کا چکر لگا کر اور ہر جگہ لچھے دار تقریر کرکے دامن پر لگے خونی دھبے کو دھویا نہیں جاسکتا ہے، اخبارات ورسائل میں بیان بازی کے ذریعہ مزید کسانوں غریبوں کی دلجوئی نہیں ہوسکتی ہے، وزیراعظم من کی بات کرتے ہیں لیکن خود دوسرے کے من کی بات نہیں سنتے ہیں، محض کانفرنس اور سیمینار میں جاکر خود کو سب سے بڑا مسیحا اور ایک سچا ہمدرد کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ اب وقت آگیا ہے کہ اس پر عمل درآمد بھی ہو۔ اگر یہ آپ کے اچھے دن ہیں تو جلد ہی تعمیل جملہ نہ ہونے کی صورت میں وقت بدل بھی سکتا ہے۔ اور جیسے ہی وقت بدلے گا تو لال کرشن اڈوانی کی طرح خود کو ٹھگا محسوس کریں گے اور اس وقت کچھ کرنے کا موقع بھی نہیں ہوگا۔

(یو این این)

روزنامہ
وطن
سرینگر

سماجی ناانصافیوں کے درمیان عالمی یوم سماجی انصاف

تحریر
ڈاکٹر سید احمد قادری

اس وقت ہمارے ملک ہندوستان میں ہر طرف سماجی انصاف کا خون ہو رہا ہے۔ ناانصافی، حق تلفی، بے روزگاری اور غربت و افلاس سے پورا ملک کراہ رہا ہے۔ ہر جانب مایوسی، گھٹن، عدم تحفظ اور ناامیدی کا ماحول ہے۔ ایسے میں آج کا دن یعنی یوم عالمی سماجی انصاف کے موقع پر ان کے تدارک اور احتساب کی بہت سنجیدگی سے محاسبہ کرتے ہوئے کوشش اور عمل کا لائحہ عمل کا متقاضی ہے کہ ملک کی بڑی آبادی کو ان مسائل سے کس طرح نجات دی جائے۔ اس تناظر میں ہم ایک نظر عالمی یوم سماجی انصاف پر ڈالیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر جیسے جیسے سماج اور معاشرے میں ناانصافی، حق تلفی، غربت و افلاس اور بے روزگاری بڑھی، ویسے ویسے انسانی اقدار پر یقین رکھنے والوں کی فکرمندی بڑھتی گئی۔ اسی فکرمندی کو اقوام متحدہ تک پہنچایا گیا اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عالمی سطح پر ہو رہی سماجی ناانصافیوں کے تدارک کے لیے کوئی دن مقرر کرے، تاکہ اس دن عالمی سطح پر یکساں انصاف فراہم کئے جانے پر غور و فکر کرتے ہوئے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ اسی مقصد کے تحت نومبر **2007**، میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک اہم قرارداد منظور کرتے ہوئے ہر سال **20** رفروری کو باقاعدہ طور پر عالمی سطح پر عالمی یوم سماجی انصاف کے انعقاد کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا اور **20** فروری **2009**، کو پہلی بار اس کا انعقاد کر پوری عالمی برادری کو ایک مثبت پیغام دینے کی اقوام متحدہ نے کوشش کی۔ جس کے نتیجے میں ہر سال غربت کے خاتمے، روزگار کے مواقع فراہم کئے جانے اور عالمی سطح پر بنیادی حقوق سے محروم لوگوں کو سماجی انصاف کے اقدامات کو لازمی کئے جانے پر زور دیا گیا۔

اس طرح دیکھا جائے اقوام متحدہ کی غریبوں اور امیروں کے لیے یکساں سماجی انصاف کے لیے عالمی سطح پر سماجی انصاف کا یوم منانے کی یہ کوشش زیادہ طویل نہیں ہے، لیکن ہم ان تلخ حقائق سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ اقوام متحدہ کی معاشرے میں بڑھتی سماجی ناانصافیوں، حق تلفی، بے روزگاری اور افلاس کے خلاف کی جانے والی کوششوں کو کامیابی ملنے کی بجائے عالمی سطح پر سماجی نابرابری اور حق تلفی کی خلیج بڑھتی جا رہی ہے۔ **2019**، میں اقوام متحدہ نے عالمی یوم سماجی انصاف کے موقع پر تھیم دیا تھا:

اس تھیم کے تناظر میں ہم اپنے ملک کے منظر نامے کو دیکھیں، تو ہمیں نہ صرف بے حد مایوسی ہوگی بلکہ بہت زیادہ افسوس بھی ہوگا کہ ملک کے حکمرانوں نے ملک کی ترقی و فلاح و بہبود اور امن و امان کی فضا قائم کرنے کے لیے سماجی ناانصافیوں سے پریشان حال لوگوں کے مسائل کے تدارک کے لیے کسی طرح کے اقدامات اور تدابیر کرنے کے بجائے پورے ملک میں اقوام متحدہ کی سماجی انصاف کوششوں کی کوشش کئے جانے کے برخلاف برسر اقتدار حکمرانوں نے ظلم و زیادتی، ناانصافی، منافرت، ذات پات کی تفریق، رنگ و نسل کے درمیان خلیج بڑھانے کی عملی کوشش کی ہے۔ کروڑوں روزگار مہیا کرائے جانے کے بجائے سرکاری کمپنیوں کو کوڑی کے مول اپنے خاص صنعت کاروں کے ہاتھوں فروخت کر، ان شعبوں میں کام کر رہے لوگوں کو بے روزگار کیا گیا اور مسلسل یہ سلسلہ جاری ہے۔ ایسے مشکل حالات کے تحت بے روزگار ہونے والے لوگ اپنی بیوی، بچوں سمیت خودکشی کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ پڑھے لکھے نوجوان بے روزگاری کی مسلسل مار جھیلنے کے بعد یہ لوگ یا تو خودکشی کر رہے ہیں یا پھر غلط راستے اختیار کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کسانوں کی حالت دن بدن بد سے

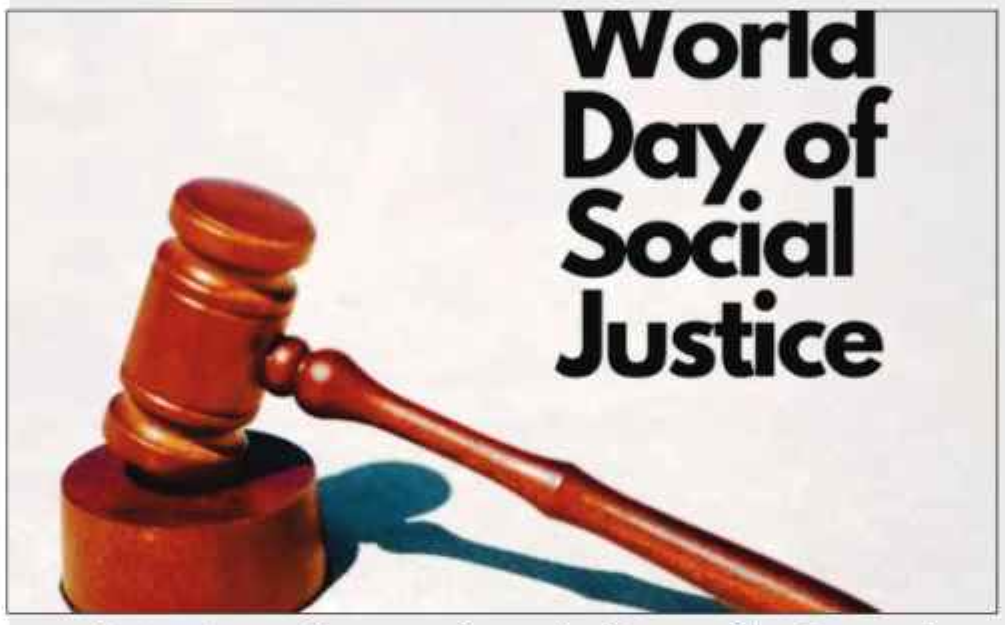

بدتر ہوتی جا رہی ہے، ان کی آمدنی دوگنی تو ہونا دور، ان کی آمدنی ہی ختم کر دی گئی۔ جس کے باعث کسانوں کی خودکشی اب اس ملک میں عام بات ہو کر رہ گئی ہے۔ ایک سال تک مسلسل احتجاج پر بیٹھنے کے باوجود حکومت نے جو وعدے کئے تھے۔ ان پر کسی طرح کی عملی کوشش نظر نہیں آ رہی ہے۔ مہنگائی آسمان چھو رہی ہے۔ غریبوں اور بے روزگاروں کی بنیادی ضرورتوں کا پورا ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں کم آمدنی والے لوگوں کو بھی خودسوزی میں ہی عافیت نظر آ رہی ہے۔

اس طرح دیکھا جائے تو بھارت میں مسلسل سماجی انصاف کا خون کیا جا رہا ہے، اور اس ہوتے ہوئے سماجی ناانصافیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کئے جانے کی بجائے حکومت نہ صرف خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے بلکہ ایسے ناپسندیدہ عناصر جو سماجی ناانصافیوں کو اپنی تحریروں، تقریروں، مباحثوں نیز عملی کوششوں سے فروغ دے رہے ہیں، ان کی ہمت افزائی بھی کی جا رہی ہے۔ سب سے بڑا المیہ تو یہ ہے کہ ملک کے انصاف کے مندر یعنی عدلیہ سے بھی انصاف ملنا اب مشکل ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اگر عدلیہ سے انصاف ہی ملتا تو پھر عدلیہ کے باہر احتجاج و مظاہروں کا سلسلہ دراز کیوں ہوتا۔ عدلیہ میں انصاف کرنے والی کرسیوں کی خرید و فروخت عام بات ہو گئی ہے۔ انصاف دینے والوں کو گورنری، ترقی یا پھر روپے کا لالچ دے کر اپنے من مطابق فیصلے صادر کرائے جا رہے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ڈاکٹر کفیل خاں جیسا شخص جو لوگوں کی ڈوبتی سانس کے وقت زندگی کا آس بن جاتا ہے، جو سیلاب زدہ علاقے میں پانی میں ڈوب کر مریضوں کا علاج کرتا ہو، وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور اسے ملازمت سے برطرف کیا جاتا ہے۔ زنا بالجبر جس لڑکی کا ہو، وہ جیل میں ہو اور زانی کی چند ماہ کے بعد ہی قید سے رہائی ہوتی ہے اور اسے سلامی دی جاتی ہے اور خوشی میں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ جس لڑکی کا زنا ہوتا ہے، اس کا باپ پولیس کے پاس انصاف مانگنے جاتا ہے تو پولیس والے رات بھر بے رحمی سے اتنی پٹائی کرتے ہیں کہ اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ماب لنچنگ کرنے والوں کو جیل سے رہا کئے جانے کے بعد انھیں پھول مالا سے استقبال کیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اب عدالتوں میں فیصلے کئے جاتے ہیں انصاف نہیں ہوتا ہے۔ گزشتہ سال کے فروری ماہ متنازعہ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس رنجن کا ٹائمز آف انڈیا اور دیگر کئی اخبارات میں شائع ہونے والے ایک بیان کہ 'میں عدالت نہیں جاؤنگا، انصاف نہیں ملتا ہے' ضرور چونکا دیا تھا۔ لیکن کاش ایسا بیان دینے سے قبل وہ خود اپنے گریبان میں جھانکتے کہ خود انھوں نے کتنے انصاف کا خون کر کے ناانصافی کی ہے۔

اس ملک میں سماجی انصاف کا یہ عالم ہے کہ دبے کچلے غریب، نادار لوگ مندر کے دروازے پر نہیں بیٹھ سکتے، شادی کے موقع پر بھی مندر میں پوجا نہیں کر سکتے، ان کے نل کے پانی کے چھینٹے کسی اونچی ذات والے پر پڑ جائے تو اس کی جان لینے میں بھی کوئی عار نہیں۔ انتہا تو یہ ہے کہ ایک طرف اقوام متحدہ یوم سماجی انصاف کے موقع پر غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کی تاکید کرتا ہے۔ وہیں اقوام متحدہ کا ممبر ملک بھارت کا حکمراں، گجرات میں چند گھنٹوں کے لیے دورہ کرنے والے رونالڈ ٹرمپ کی آنکھوں سے غریبوں اور ان کی غربت کو چھپانے کے لیے اونچی اور لمبی دیوار کھڑی کر دیتا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ سماجی ناانصافیوں کے خلاف بولنے، لکھنے والوں کو غدار وطن کہہ کر انھیں اذیت دی جا رہی ہے اور جیلوں میں بند کیا جا رہا ہے۔ وزیر کا بیٹا دانستہ طور پر کسانوں کو اپنی گاڑی سے روندتے ہوئے موت کے گھاٹ اتارتا ہے اور جیل کے بجائے اسے بیل ملتی ہے اور حق و انصاف کی بات کرنے کی پاداش میں ملک کے سرکردہ دانشوروں اور سماجی شخصیات کو جیل کی سلاخوں میں قید کیا جا رہا ہے۔ سماجی ناانصافیوں پر حکومت سے سوال کرنا اس وقت سے بڑا گناہ ہے۔

وادی میں میوہ سیزن کی آمد آمد

مغل روڑ قومی شاہراہ کا بہترین متبادل

وادی میں میوہ سیزن جولائی کے مہینہ میں اس وقت شروع ہو جاتا ہے جب وسطی کشمیر کے بڈگام ضلع اور جنوبی کشمیر کے پلوامہ ضلع کے کچھ علاقوں میں آلو بخارکی فصل تیار ہو جاتا ہے۔ اس سے قبل اگرچہ وادی کے شمال وجنوب کے کئی علاقوں میں چیری اور سٹرابیری کی فصل تیار ہو کر مارکیٹ میں آ جاتی ہے تاہم ابھی تک یہاں پر یہ فصلیں اس قدر بھاری پیمانے پر نہیں ہوتیں کہ انہیں بھاری مقدار میں وادی سے باہر کی منڈیوں میں بھیجا جا سکے اور جو مقدار اب باہر بھیجی بھی جاتی ہے اس کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ مارکیٹ تک پہنچایا جاتا ہے کیونکہ نازک میوہ ہونے کے نتیجہ میں اس کا فوری طور مارکیٹ اور گاہکوں تک پہنچنا لازمی ہوتا ہے۔ رواں برس ماہ جولائی میں جب وادی کے اندر آڑو، آلو بخار، خوبانی اور کیسری قسم کے سیب کی فصل تیار ہوئی تو حکومت نے امرناتھ یاترا دو سال کے وقفے کے بعد شروع کر دی تھی۔ اس دوران یاتیوں کے حفاظتی پروٹوکول کے نتیجہ میوہ جات سے لدی گاڑیوں کو قومی شاہراہ پر کئی کئی روز تک درماندہ ہونا پڑا جس کے نتیجہ میں کچھ میوہ منڈیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی گل سڑ گیا اور یوں میوہ صنعت کے ساتھ وابستہ تاجروں کو اول سیزن ہی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ برسات کے موسم کی شروعات کے ساتھ ہی پچھلے چند روز کے دوران قومی شاہراہ کئی بار پسیاں اور پتھر گرآنے کے نتیجہ میں بند ہو گئی جس کے نتیجہ میں میوہ گاڑیوں کے ساتھ ساتھ امرناتھ یاتریوں کو بھی درماندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ اب جبکہ وادی میں میوہ سیزن کم و بیش شروع ہو چکا ہے اور بلغارین و دیگر اقسام کے سیب کے ساتھ ساتھ ناشپاتی بھی پکنے لگے ہیں۔ ایسے میں ضروری ہے کہ ان میوہ جات کو وقت پر منڈیوں تک پہنچانے کے لئے قومی شاہراہ پر ٹریفک کی آوا جائی بلاخلل جاری رہے۔ قومی شاہراہ پر میوہ گاڑیوں اور دیگر قسم کے ٹریفک کی آوا جائی کبھی بھی ممکن نہیں ہو سکتی کیونکہ موسمی صورتحال کے بگڑ جانے کے ساتھ ہی شاہراہ کی حالت بھی دگرگوں ہو جاتی ہے اور مٹی کے تودے اور پسیاں و پتھر گرآنے کے نتیجہ میں شاہراہ اکثر و بیشتر ٹریفک کے لئے بند ہو جاتی ہے۔ سرینگر جموں قومی شاہراہ کی فورلینگ کے لئے کام پچھلے کئی سال سے جاری ہے اور حال ہی میں اس اہم نوعیت کی شاہراہ پر کام کرنے والی کمپنی اور دیگر ماہرین نے کہا کہ جن علاقوں میں اکثر و بیشتر پسیاں گرآتی ہیں وہاں لازمی ہے کہ ٹنل ہی تعمیر کئے جائیں اور اس حوالے سے ایک پروپوزل پہلے ہی متعلقہ وزارت کو بھیج دیا گیا ہے تاہم یہاں توجہ طلب بات یہ ہے کہ ان ٹنل پروجیکٹوں کے منظور ہونے اور پھر کام کی تکمیل تک کافی وقت لگ جائے گا اور اس دوران ضروری بات یہ ہے کہ حکومت دستیاب متبادل شاہراؤں پر توجہ مبذول کرے۔ ایک اہم متبادل مغل روڑ کی صورت میں بھی حکومت کو دستیاب ہے کیونکہ اس شاہراہ پر پسیاں گرآنے کے حال خال ہی کوئی واقعات پیش آ جاتے ہیں۔ مغل روڑ کی اگر صحیح طریقہ پر تجدید و مرمت کی جائے تو یہ شاہراہ خراب موسمی صورتحال کے دوران ایک اہم متبادل بن کر ابھر سکتی ہے اور اس طرح سے جموں و کشمیر خاص طور سے وادی کی میوہ صنعت کو کافی زیادہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ مغل روڑ اس اعتبار سے بھی ایک اہم متبادل بن کر ابھر سکتا ہے کہ یہ شاہراہ زیادہ دشوار گزار بھی نہیں ہے اور یہاں سے مال بردار ٹرکس کو وادی سے باہر بھیجنا اب قومی شاہراہ سے بھی زیادہ آسان اور محفوظ ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ جموں و کشمیر حکومت متعلقہ حکام کے ساتھ مل کر وادی میں شروع ہوئے میوہ سیزن کو کامیاب بنانے اور اس دوران کسانوں و تاجروں کو مالی نقصانات سے بچانے کی غرض سے مغل روڑ پر توجہ مبذول کرے۔ یہ اقدام یہاں کی میوہ صنعت کے لئے ایک اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے۔

غریب طلبہ کو ماہر بناتا ایک گمنام ہیرو

تحریر
متھیلا نائک

ستیش کلکرنی مجھے صبح دس بجے تھانے واقع اپنے ڈیجیٹل سینٹر پر بلاتے ہیں، بغیر مجھے یہ سیاق و سباق بتائے کہ ہم دن بھر کے لیے کہاں جا رہے ہیں، وہ اسے "آن فیلڈ" کہتے ہیں۔ مکمل انکشاف، فیلڈ ورک ہمیشہ میرا سناشا راستہ رہا ہے۔ لہٰذا میں خوشی سے اتفاق کر لیتی ہوں! ہم ایک رکشے پر سوار ہوئے تب ستیش نے بتایا کہ ہم کلیان، وٹھل واڑی جا رہے ہیں جو تھانے سے تقریباً ایک گھنٹے کی دوری پر ہے۔ راستے میں انھوں نے مجھے اس بات کا پس منظر بتایا کہ کس طرح گڈو، (تبدیل شدہ نام) کی کہانی ان کی کامیابی کی کہانیوں میں سے ایک ہے۔ گڈو ستیش کا ابتدائی دنوں کا طالب علم ہے جو ڈیجیٹل اسکل ٹریننگ پروگرام کا حصہ تھا۔ اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ستیش فخر سے جھوم اٹھتے ہیں۔ ستیش بتاتے ہیں "وہ یوٹیوب پر میوزک ویڈیوز دیکھنے میں بہت زیادہ وقت صرف کرتا تھا ہماری ٹیم نے بصری میڈیم کی طرف اس کا اس قدر جھکاؤ دیکھ کر اسے ایڈیٹنگ سکھائی۔ ٹریننگ کے چھ ماہ بعد اس نے اپنا پہلا ریپ میوزک ویڈیو ایڈٹ کیا اور اب یہ یوٹیوب پر موجود ہے!"

گڈو نے یہ ہنر **12** ماہ کے اس تربیتی کورس میں سیکھے جسے ستیش نے ڈیزائن کیا تھا۔ وہ بتاتے ہیں "ہم نے ٹیکنیکل ٹریننگ کے ساتھ اس کی شروعات کی، "ہمیں جلد ہی احساس ہوا کہ ہمیں ذہنی صحت کے سیشنز اور ورکشاپس کو بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ ہمارے کورس میں ایڈیٹنگ بھی شامل تھی، اس لیے ہم نے بچوں کو دیکھنے اور سیکھنے کے لیے فلم کی اسکریننگ شامل کی۔" ممبئی کا مشہور ادارہ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز کے گولڈ میڈلسٹ اور سابق طالب علم ستیش نے مٹھی بھر ہم خیال ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایڈوکیٹنگ یوتھ ایٹ رسک تھرو نرچرنگ اینڈ سپورٹ ہب فاؤنڈیشن تشکیل دیا تھا، جو پسماندہ نوجوانوں کو روزی روٹی کے مختلف مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ہی انھیں تعلیم دینے اور بااختیار بنانے کے لیے ایک فل پروف ایکشن پلان ہے۔

ابتدائی دنوں سے ہی ستیش ایسے نوجوانوں کی مدد کرنا چاہتے تھے جو استحقاق سے محروم ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ قانون سے متصادم بچوں کے تئیں ان کی ہمدردی اس خیال سے پیدا ہوئی"۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں بہت خوش قسمت ہوں کہ جب میں زندگی کے چوراہے پر کھڑا تھا، مجھے صحیح لوگ ملے۔ میری بڑی بہن نشیتا اور میرے اسکول کے اساتذہ۔ جنہوں نے مجھے صحیح راستے کی طرف بڑھایا اور غلط کاموں سے دور رکھا۔ نہیں تو مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوتا؟ میں ایک پرجوش طالب علم تھا، لیکن میرے اندر کی شمع ابھی تک روشن نہیں ہوئی تھی۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہمیں کوئی راہ دکھانے والا تھا۔ لیکن یہ بچے جو پسماندہ پس منظر سے آتے ہیں ایسا نہیں کر پاتے ہیں۔ سادہ لفظوں میں، خیال ایک مساوی معاشرہ تشکیل دینا تھا جہاں خطرے میں پڑنے والے تمام نوجوانوں کو کام پر مبنی تعلیم اور تربیت کے قابل بنایا جائے جو انہیں ملازمتوں، خود روزگار یا حتیٰ کہ کاروبار کے لیے بھی تیار کرے۔ آیانش کا ہنر پر مبنی تربیتی ماڈل ستیش کے پسماندہ نوجوانوں کی ترقی اور ان کے لیے روزی روٹی کا راستہ بنانے کے پختہ عزم سے پیدا ہوا ہے۔

جب ہم وٹھل واڑی کی تنگ گلیوں میں چل رہے تھے، ستیش نے مجھے بتاتا کہ یہ سب کیسے ہوا، "آیانش شروع کرنے سے پہلے، میں اور میری ٹیم نوجوانوں کو پینٹنگ، کارپینٹری، ہاؤس کیپنگ جیسی مختلف مہارتوں میں تربیت دینے کے لیے ایک پہل میں مصروف تھے۔" تاہم، بچوں کے ساتھ کافی وقت گزارنے کے بعد انھوں نے دیکھا کہ یہ نوجوان خواہش مند تھے اور نئی سافٹ ویئر ٹیکنالوجی سے متعلق کورسز کا مطالعہ کرنے کی طرف زیادہ مائل تھے۔ میں نے یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ ستیش کو ایسا کرنے کی ترغیب کس چیز سے ملی تو انھوں نے بتایا "میرا تعلیمی پس منظر ماس کمیونیکیشن میں ہے۔ لہٰذا میں نے طلباء کو گرافک ڈیزائننگ، ویڈیو ایڈیٹنگ، اور دیگر ڈیجیٹل سافٹ ویئر میں تربیت دینے کا فیصلہ کیا۔ اس کی وجہ سے ہم نے جولائی **2018** میں تھانے میں اپنا پہلا ڈیجیٹل ٹریننگ سینٹر کھولا۔"

نصاب کے بارے میں پوچھنے پر انہوں نے بتایا "اسے انڈسٹری کی ضروریات کے لحاظ ڈیزائن کیا گیا ہے تاکہ طلباء کو کمپنی میں شامل ہونے سے پہلے تجربہ حاصل ہو۔ ہم اس بات کو بھی یقینی بناتے ہیں کہ سافٹ ویئر ٹریننگ شروع کرنے سے پہلے ان طلباء کو بنیادی تربیت فراہم کی جائے جن کا کمپیوٹر یا انٹرنیٹ سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔" مہارت کے ساتھ ساتھ، انہوں نے نوجوانوں کو انگریزی زبان بولنے اور پڑھنے کے لیے تیار کرنے کی اہمیت کو سمجھا۔ "ہم نے ڈیجیٹل کورس کے دوران انہیں انگریزی زبان میں تربیت دینے کے لیے اپنی ٹیچنگ میں توسیع کی، اس سے طلباء کو ملازمت کے انٹرویو کے لیے کوچنگ کرتے ہوئے خود اعتمادی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔"

آیانش کے پہلے بیچ میں مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے چھ طالب علم تھے اور گڈو ان میں سے ایک تھا۔ آج آیانش تقریباً **500** نوجوانوں کی زندگی کو تبدیل کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ ستیش یہ ماننا پسند کرتے ہیں کہ فاؤنڈیشن اور اس کا کام ایک تحریک کی طرح ہے جس میں متحرک افراد رہنمائی کرتے ہیں اور اسے آگے بڑھنے میں مدد کرتے ہیں! ستیش مزید کہتے ہیں، "ہم طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دے کر پسماندہ اور مواقع کے درمیان کے فرق کو ختم کرنا جاری رکھیں گے۔ میں ایک ایسی لہر پیدا کرنا چاہتا ہوں جہاں گڈو جیسا نوجوان اپنے سے چھوٹے نوجوانوں کی خود رہنمائی کے قابل بن سکے۔

سماج میں تبدیلی لانے اور چھوٹے طبقہ کے نوجوانوں کی بہتر زندگی کے لیے کوشاں ستیش مستقبل میں بھی اپنا کام جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "ہم ہمیشہ اپنے نوجوانوں کا مستقبل نہیں بنا سکتے، لیکن ہم اپنے نوجوانوں کو مستقبل کے لیے بنا سکتے ہیں"۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

صفحہ اول سے آگے

101

کے مطابق جموں کے کشتواڑ ضلع میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ جب تک وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت مرکز میں ہے، کوئی بھی طاقت خطہ میں 1990 کی دہائی کی طرز پر دہشت گردی کو بحال نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت والی حکومت دہشت گردی کو اس حد تک دفن کردے گی کہ یہ دوبارہ سر نہ پھوٹے۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے امیت شاہ نے کہا کہ ملک دشمن اور امن دشمن عناصر جموں خطے میں 90 کی دہائی جیسا ماحول واپس لانے کی کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا" میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم دہشت گردی کو زمین سے کئی فٹ نیچے دھکیل دیں گے تا کہ یہ دوبارہ نہ پھوٹ سکے۔" نیشنل کانفرنس کے سربراہ ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر سخت حملہ کرتے ہوئے امیت شاہ نے کہا کہ وہ کہاں تھے جب کشتواڑ میں خون کی ہولی عروج پر تھی۔ اس سے پوچھا جائے کہ کیا وہ یہاں آتا ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں تھا۔ وہ لندن کے ساحلوں پر لطف اندوز ہو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانگریس اتحاد نے جب سے ہاتھ ملایا ہے ہمیشہ سے ہی جموں و کشمیر میں دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کی بنیاد رکھی ہے۔ انہوں نے کہا" ان جماعتوں نے مہاراجہ ہری سنگھ کو جموں و کشمیر سے دھکیل دیا۔ بعد میں، صرف ان کی لاشیں جموں و کشمیر واپس آئیں۔ یہ جماعتیں 1990 میں کشمیری پنڈتوں کے بڑے پیمانے پر اخراج کی ذمہ دار ہیں"۔ خیال رہے کہ 6 ستمبر کے بعد وزیر داخلہ کا جموں خطہ کا یہ دوسرا دورہ تھا۔ امیت شاہ نے کہا کہ ولیج ڈیفنس گارڈوں اور اسپیشل پولیس آفیسران کو جدید ترین ہتھیاروں اور اختیارات سے لیس کیا گیا ہے۔ شاہ نے کہا" یہ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کیا جارہا ہے کہ دراندازجو یہاں امن میں خلل ڈالنے کیلئے آتے ہیں، انہیں صرف پہاڑوں میں دفن کیا جائے اور انہیں اندرونی علاقوں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے"۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو بھارتی سرزمین دہشت گردی کیلئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ دفعہ 370 کے بارے میں شاہ نے کہا کہ ہندوستانی آئین میں دفعہ 370 کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ اب ہندوستان کی تاریخ کا ایک پرانا باب بن گیا ہے۔" انہوں نے پوچھا کہ کیا لوگ این سی کانگریس کو واپس لانا چاہتے ہیں، بی جے پی کارکنوں نے "نہیں" کا نعرہ لگایا۔ انہوں نے کہا" میں این سی کانگریس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دفعہ 370 کو کیسے واپس لا سکتے ہیں۔ مجھے واضح کرنے دیں کہ نہ تو دہشت گردی اور نہ ہی دفعہ 370 واپس آئے گی۔" نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ پر طنز کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ پہلے انہوں نے کہا تھا کہ وہ یوٹی میں الیکشن نہیں لڑیں گے۔ پھر اس نے دو سیٹوں سے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے شکست قبول کرلی ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں، آپ کسی بھی سیٹ سے نہیں جیت سکتے۔ شاہ نے دہرایا کہ جب تک مرکز میں مودی حکومت ہے، کوئی طاقت گوجروں اور پہاڑیوں کو دیے گئے ریزرویشن کو واپس نہیں لے سکتی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ دو آئین، دو جھنڈے اور دو لیڈر واپس لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا" ڈاکٹر شاما پرساد مکھرجی کا وژن اور مشن پورا ہو گیا ہے اور کوئی طاقت ان چیزوں کو پلٹ نہیں سکتی۔" انہوں نے مدر اور کشتواڑ کیلئے بڑے پیمانے پر ترقی کا وعدہ کیا۔" آپ کو پدر ناگسینی حلقے سے سنیل شرما کی جیت کو یقینی بنانا ہوگا۔

102

لے لیے اور اب 909 امیدوار ہی میدان میں ہے۔ خیال رہے کہ 18 ستمبر سے شروع ہونے والے تین مرحلوں میں ہونے والے یہ انتخابات اگست 2019 میں دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد سے پہلے اسمبلی انتخابات ہیں، جس نے اس خطے کی خصوصی حیثیت کو چھین لیا تھا۔ پولنگ کا پہلا مرحلہ 18 ستمبر کو مقرر ہے اور اس میں 24 اسمبلی حلقے شامل ہیں جن میں کشمیر صوبے کی 16 نشستیں اور جموں صوبے کی آٹھ نشستیں ہیں۔ مجموعی طور پر 280 نے کاغذات نامزدگی جمع کرائے جن میں سے 36 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد ہوئے جبکہ 25 نے اپنے کاغذات واپس کیلئے ہیں۔ اس مرحلے کیلئے پرچہ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ 27 اگست تھی۔ دوسرے مرحلے کیلئے 25 ستمبر کو طے شدہ، جموں و کشمیر کے چھ اضلاع میں پھیلے ہوئے 26 اسمبلی حلقوں میں 329 امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ 62 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد جبکہ 27 نے کاغذات واپس لے لیے جس سے 240 امیدوار میدان میں رہ گئے۔ امیدواروں کی سب سے زیادہ تعداد والا حلقہ 15 کے ساتھ حبہ کدل ہے جبکہ گنگن میں سب سے کم امیدوار چھ ہیں۔ 1 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات کے تیسرے مرحلے میں 40 اسمبلی حلقوں کا احاطہ کیا گیا ہے اور اس میں 450 امیدوار انتخابی میدان میں ہیں۔ پہلے مرحلہ میں کئی اہم سیاسی لیڈران جن میں کانگریس کے غلام احمد میر، پی ڈی پی کی التجا مفتی، وحید الرحمان پرہ، جماعت اسلامی کے کچھ لیڈران، سی پی آئی ایم کے محمد یوسف تاریگامی، آزاد امیدوار کے بطور میدان میں اعجاز احمد میر، نیشنل کانفرنس کے محمد خلیل بندھ، ڈاکٹر بشیر ویری، غلام محی الدین میر، عام آدمی پارٹی کے مدثر حسین، بی جے پی کے ارشید احمد بٹ اور جموں سے بھی کچھ اہم سیاسی لیڈران اس مرحلے کے میدان میں اپنی قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔

103

پی کی امیدوار برائے بجبہاڑہ اور پارٹی صدر محبوبہ مفتی کی صاحبزادی التجا مفتی نے کہا کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مرکز کی طرف سے دی جانے والی عدم تحفظ کے بعد لوگوں کو محفوظ اور باوقار محسوس کرائیں۔ انٹرویو میں التجا مفتی نے کہا کہ میری ذمہ داری ہے کہ میں لوگوں کیلئے امید کی کرن بنوں۔ پانچ سال تک لوگوں کو کوئی امید باقی نہیں رہی گئی۔ انہوں نے کہا" یہاں کے نوجوان بے روزگار ہیں اور قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ لہٰذا یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں انہیں امید اور تحفظ فراہم کروں۔ لوگوں کو خود کو محفوظ اور باوقار محسوس کرنا چاہیے۔ وہ اپنی زمینوں اور ملازمتوں سے محروم ہونے کی وجہ سے عدم تحفظ کا شکار ہیں"۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ دفعہ 370 کی منسوخی پی ڈی پی کی وجہ سے ہوئی ہے، انہوں نے کہا" یہاں کے لوگ پی ڈی پی سے محبت کرتے ہیں۔ یہ ایک غلط اور عام بیان ہے"۔ پی ڈی پی امیدوار نے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ پر بھی طنز کیا جنہوں نے اپنی والدہ محبوبہ مفتی پر جموں و کشمیر میں تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں لانے کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے کہا" وہ ابھی تناؤ میں ہے۔ وہ دو حلقوں سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اسے سنجیدگی سے نہ لیں۔ وہ اس وقت بہت نروس ہیں"۔ جبکہ پی ڈی پی نے اپنے انتخابی منشور میں

ریاست کی بحالی کا وعدہ کیا ہے، التجا مفتی نے اس کی ذمہ داری بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت پر ڈالی ہے۔ انہوں نے کہا" آپ کو بی جے پی سے پوچھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہر ایک کے بینک کھاتوں میں 10 لاکھ جمع کرائے جائیں گے۔ کسی کو بھی یہ موصول نہیں ہوا"۔ خیال رہے کہ جموں و کشمیر میں 18 ستمبر سے شروع ہونے والے 3 مرحلوں میں انتخابات ہوں گے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے مطابق جموں و کشمیر میں 88.06 لاکھ اہل ووٹر ہیں۔

104

آباد، کولہاپور سے پونے، آگرہ کینٹ سے بنارس، درگ سے وشاکھاپٹنم، پونے سے ہبلی اور پہلی 20 کوچ والی ٹرینیں شامل ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے گجرات کے احمد آباد میں کئی ترقیاتی منصوبوں کا بھی افتتاح کیا اور ساتھ ہی کچھ منصوبوں کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ ان منصوبوں کی مجموعی لاگت 8000 کروڑ روپے سے زیادہ بتائی جارہی ہے۔ پی ایم مودی نے وزیر اعظم رہائش منصوبہ (پی ایم اے وائی) کے تحت شہری اور دیہی علاقوں میں ان گھروں کو مستفیدین کے حوالے کیا جن کی تعمیر کا عمل انجام پاچکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے وزیر اعظم رہائش منصوبہ دیہی (پی ایم وائی-جی) کے تحت 30 ہزار سے زیادہ نئے گھروں کی تعمیر کو منظوری دی اور اس کے لیے پہلی قسط جاری کی۔ اس موقع پر پی ایم مودی نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ 100 دن کے ان فیصلوں میں ملک کے ہر شہری، ہر کنبہ، ہر طبقہ کے فلاح کی گارنٹی پکی ہوگئی ہے۔ ان 100 دنوں میں 15 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کے منصوبوں پر کام شروع ہوا ہے۔ انتخاب کے دوران میں نے 3 کروڑ نئے گھر بنانے کی گارنٹی ملک کو دی تھی، اس گارنٹی پر تیزی سے کام ہورہا ہے۔ گاؤں ہو یا شہر، ہم سبھی کے لیے بہتر زندگی جینے کا انتظام کرنے میں مصروف ہیں۔ پی ایم مودی نے عوام سے اپنے خطاب کے دوران عید میلاد النبی کا بھی تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ "ہر کوئی آج گنیش اتسو منارہا ہے۔ آج عید میلادالنبی بھی منایا جارہا ہے۔ ملک بھر میں کئی تہوار منائے جارہے ہیں۔ ان تہواروں کے وقت میں ترقی کا جشن بھی جاری ہے۔ آج یہاں 8000 کروڑ روپے سے زیادہ کے ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

105

عوام نے گزشتہ دس سال نہ صرف سختیوں میں گذارے بلکہ اس عرصے کے دوران جموں و کشمیر کی آئینی حیثیت پارہ پارہ کرنے کے علاوہ ریاست کے دو ٹکڑے کئے گئے، یوٹی میں تبدیل کیا گیا اور مسلسل طور پر نت نئے قوانین لاگو کئے گئے۔ سی این آئی کے مطابق انتخابی مہم جاری رکھتے ہوئے حلقہ انتخاب پانپور میں پارٹی کارکنوں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ آج حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ یہاں کے عوام کو زمینوں سے محروم کیا جارہا ہے، جو زمینیں شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے بغیر کسی معاوضے کے عوام کو سونپ دیں تھیں، آج یہاں کی نوکریاں باہری امیدواروں کو دی جارہی ہیں، یہ کے ٹھیکے باہری ٹھیکیداروں کو مل رہے ہیں، شاہراہ ٹول وصولنے والے بھی باہر کے، دریاؤں سے ریت نکالنے کا کام ہویا پہاڑوں سے پتھروں کی کان کنی نیز سب کچھ باہری لوگوں کو دیا جارہا ہے۔ جموں و کشمیر کے وسائل پر مقامی آبادی کے حقوق کو محروم کردیا گیا ہے۔ نیشنل

کانفرنس نے عہد کیا ہے کہ حکومت میں آنے کی صورت میں تمام جنگلات، پہاڑوں، دریاؤں اور دیگر وسائل پر سب سے پہلا حق جموں و کشمیر کے عوام کو دیا جائے گا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں و کشمیر کی یہ ابتری اس لئے کیونکہ یہاں ووٹوں کی تقسیم ہوئی اور پی ڈی پی نے بھاجپا کو یہاں لاکر حکومت میں شریک بنا ڈالا، پھر بی جے پی نے اپنے پیر جمائے اور پی ڈی پی کو لات مار کر یہاں سب کچھ تہس نہس کردیا اور یہاں کے عوام کو گذشتہ ایک دہائی خصوصاً 2019 کے بعد زیر عتاب رکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے اپنے منشور میں عوام کی راحت کے وعدے کئے گئے ہیں، ہم نے اپنے منشور میں وعدہ کیا ہے کہ ہماری حکومت آتے ہی پی ایس اے کے قانون کو ختم کریں، تا کہ دوبارہ اس کا غلط استعمال نہ ہو۔ ہم نے ایک لاکھ نوکریاں دینے کی بات کی ہے، مفت تعلیم جو ہمیں شیر کشمیر نے وراثت میں دی تھی، ایک ایک کرکے اس کا سلسلے کو بند کردیا، نیشنل کانفرنس نے اپنے منشور میں وعدہ کیا ہے یونیورسٹی سطح تک مفت تعلیم کو دوبارہ رائج کیا جائے گا۔ آج ہر ایک گھر بجلی فیس کے اضافے سے دباؤ محسوس کررہا ہے، ہم نے اس کا علاج بھی اپنے منشور میں رکھا ہے اور ہر گھر کو 200 یونٹ مفت بجلی کی فراہمی کا وعدہ کیا ہے۔ ہم نے معیشی طور پسماندہ گھرانوں کو سالانہ 12 سلینڈر گیس دینے کا وعدہ کیا ہے، ہم نے گوجر، بکروال اور پہاڑیوں کے جنگلات کے حقوق کی بحالی کا وعدہ کیا ہم نے کشمیر کی سیب صنعت کو بچانے کا تہیہ کر رکھا ہے، نیز ہم جموں و کشمیر کے عوام کو ہر سطح پر راحت پہنچانے کیلئے پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کے اسی ایجنڈا کی وجہ سے بہت سے لوگ پریشان ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہاں آزاد امیدواروں اور نئی پارٹیوں کی بھرمار ہے۔ لوگوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ کہیں اُن کا ووٹ بی جے پی کی مدد کیلئے نہ جائے۔

106

اعلی محبوبہ مفتی کا کہنا ہے کہ نیشنل کانفرنس کو ان کی طرف سے کی جانے والی اکٹھے چلنے کی کوشش اچھی نہیں لگی محبوبہ مفتی نے کہا کہ گپکار الائنس کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام سیاسی جماعتیں ایک ساتھ ایک ہی پلیٹ فارم پر سیاسی سرگرمیاں چلائیں لیکن کچھ عناصر جو دلی کی ایما پر چلتے ہیں اتحاد کے خلاف ہیں۔ ضلع اننت ناگ میں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرتے ہوئے محبوبہ مفتی نے کہا کہ ہم اقتدار کے پیچھے بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے بلکہ مجھے میرے لوگوں کی پرواہ ہے اگر کشمیری عوام کو عزت نفس برقرار نہیں رہتا تو وہ اقتدار کس کام کا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے کوشش کی تھی کہ ہم لوگ اکٹھے چلیں لیکن بدقسمتی سے نیشنل کانفرنس کو یہ کوشش اچھی نہیں لگی محبوبہ مفتی نے کہا کہ سیکولر پارٹیوں کو ایک ساتھ چلنا چاہئے۔ تبھی ہم کسی چیز کو حاصل کرسکتے ہیں۔

107

مرکوز ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ آج کا ہندوستان اگلے 1000 سالوں کیلئے ایک بنیاد تیار کررہا ہے۔ انہوں نے کہا" ہمارا مقصد سب سے اوپر تک پہنچنا نہیں ہے بلکہ سب سے اوپر رہنا ہے"۔ آج، نہ صرف ہندوستانی بلکہ پوری دنیا محسوس کررہی ہے کہ ہندوستان 21 ویں صدی کی بہترین شرط ہے"۔ انہوں نے کہا" ہمارے پاس تیل اور گیس کے وسیع ذخائر نہیں ہیں، ہم توانائی پیدا کرنے والے نہیں ہیں۔ اس لیے ہم نے اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کیلئے شمسی توانائی، ہوا کی طاقت، جوہری اور پن بجلی پر توجہ مرکوز کی ہے۔ ہم ایک پائیدار توانائی کے راستے کو آگے بڑھانے کیلئے پرعزم ہیں"۔ انہوں نے کہا" G20 ممالک میں، ہم سرفہرست ہیں۔ جو ملک پہلے ترقی یافتہ ملک کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا تھا وہ اب ترقی پذیر ملک کے طور

پر دنیا کیلئے ایک مثال قائم کرے گا"۔ انہوں نے کہا کہ دوبارہ سرمایہ کاری کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے بلکہ 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے وسیع تر وژن اور ایکشن پلان کا حصہ ہے۔ ہم یہ کس طرح کر رہے ہیں، یہ ہماری تیسری مدت کے پہلے 100 دنوں میں واضح ہے۔ ان 100 دنوں میں سینکڑوں اصلاح کیلئے کیے گئے فیصلے واضح ہیں، اور اس عرصے کے دوران، ہم نے ہر اس شعبے اور ہر شعبے پر توجہ دی ہے جو ہندوستان کی تیز رفتار ترقی کیلئے اہم ہے۔

108

سیکورٹی قائم کی گئی ہے اور نیم فوجی اور ریاستی مسلح افواج نے اس جگہ پر ایک ناقابل تسخیر حفاظتی احاطہ بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا" مسلح افواج کا علاقوں پر مضبوطی سے غلبہ ہے اور رہے گا"۔ فوجیوں کی تعیناتی کے بارے میں آئی جی پی نے کہا کہ یہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات پر مبنی ہوگا۔ بردی نے کہا کہ فورسز انتہائی چوکس اور متحرک ہیں اور کسی بھی صورتحال کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے۔

109

کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کی ماضی کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور وائٹ پیپر جاری کرنا شفافیت کی علامت ہوسکتا ہے، مگر اگر کوئی پارٹی ماضی میں اقتدار میں رہی ہے اور اس نے اپنی کارکردگی کا تجزیہ یا رپورٹ جاری نہیں کی، تو یہ عوامی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ سید تجمل نے کہا کہ انفرادی سیاست، بمقابلہ جماعتی سیاست ایک مخصوص طرز عمل کی نشاندہی کرتا ہے، جہاں ذاتی اہداف اور نظریات کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا" انجینئر رشید کا کانگریس کو ووٹ دینے کا سوال اہم ہے، خاص طور پر جب کانگریس کی حکومت نے افضل گورو کو پھانسی دی تھی، جس سے پارٹی کی سیاسی حکمت عملی پر سوالیہ نشان لگ سکتا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ مفتی محمد سعید کی قیادت میں سیاسی قیدیوں، بشمول مسرت عالم بٹ اور یاسین ملک، کی رہائی کے فیصلے کو ایجنڈا آف الائنس کے تحت کیا گیا تھا، جس کا مقصد عوامی اعتماد کو بحال کرنا اور امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانا تھا۔ انہوں نے کہا" تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی ایک اہم سیاسی مطالبہ ہے جو انسانی حقوق اور انصاف کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے۔" سید تجمل نے کہا کہ آج کا الیکشن پارلیمنٹ کا نہیں ہے اور موجودہ اسمبلی ممبران ماضی کی کارکردگی کی بنیاد پر اپنے خاکے لے کر آئیں گے، جو کہ موجودہ انتخابی عمل میں ماضی کی کارکردگی اور تجربے کو اہمیت دینے کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پی ڈی پی نے ماضی میں مختلف سیاسی الائنس بنائے ہیں اور ان الائنس کا مقصد لوگوں کے مشکلات کا ازالہ اور جذبات کی ترجمانی کرنا تھا۔

110

میں صدر دردیدی مرمو نے کہا کہ پیغمبر اسلام نے مساوات پر مبنی انسانی معاشرے کی مثال قائم کی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت میلادالنبی کے پرمسرت موقع پر میں تمام اہل وطن بالخصوص مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ادھر جموں کشمیر کے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے بھی عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر لوگوں کو مبارکباد پیش کی۔ ایک ایکس پر ایک پوسٹ میں انہوں نے لکھا" سب کو میلادالنبی کی مبارکباد! دعا ہے کہ یہ دن خوشی، محبت اور یکجہتی کے نئے جذبے سے بھر جائے"۔ اسی دوران جموں کشمیر پولیس سربراہ آر آر سوین نے بھی میلادالنبی ﷺ کے موقعہ پر عوام کو مبارک باد پیش کی ہے۔

111

قبولیت حاصل نہیں کرے گی۔ تاہم، انہوں نے کہا" آج صورتحال مختلف ہے۔ لوگ بی جے پی کو سننے اور

ہمارے پیغام کو سمجھنے کے لیے بے تاب ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم یہ الیکشن جیت جائیں گے۔ انہوں نے کشمیر میں نظر آنے والی تبدیلی کو نوٹ کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ بی جے پی کی حمایت کررہے ہیں۔ انہوں نے اس بارے میں بھی شکوک وشبہات کا اظہار کیا کہ آیا نیشنل کانفرنس پارٹی آئندہ انتخابات میں اہم ووٹ حاصل کرے گی، یہ بتاتے ہوئے کہ ریاست کے عوام سیاسی خاندانوں اور خفیہ پارٹیوں کو قبول کرنے کا امکان نہیں رکھتے۔ رام مادھو نے کانگریس پر بھی تنقید کی، اور یہ تجویز کیا کہ پارٹی کی اب جموں و کشمیر میں کوئی معنی خیز موجودگی نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ الیکشن کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ کانگریس نے این سی پارٹی کو چیلنج کرنے کی کوشش بھی نہیں کی ہے۔

112

کی درمیانی رات شبینہ تقریب حضرت بل میں منعقد ہوئی جہاں ہزاروں عاشقان رسولؐ اور فرزندان توحید نے رات بھر شب خوانی کی روح پرور محفلوں میں خدا بزرگ و برتر کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر اپنی گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کے علاوہ حضور پرنور کے تئیں اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا۔ صوبائی انتظامیہ، ٹریفک پولیس اور وقف بورڈ کیساتھ ساتھ کئی سرکاری محکموں اور نجی اداروں و تنظیموں نے بھی زائرین کو سہولیات بہم رکھنے کیلئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ کا یوم ولادت باسعادت آج پوری دنیا کے ساتھ ساتھ کشمیر میں بھی مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جارہا ہے اس مناسبت سے آنے والے جمعہ کو بھی یوٹی کے طول و عرض میں روح پرور مجالس کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں عاشقان رسولؐ بارگاہ رسالت کے تئیں والہانہ عقیدت پیش کریں گے۔ 12 ربیع الاول کی آمد آمد کی تیاریاں گذشتہ ایک ہفتے سے ریاست کے کونے کونے میں انتہائی جوش و جذبے سے جاری تھیں۔ عرب و عجم کے کروڑوں مسلمان اس عقیدے سے یوم ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم عقیدت واحترام سے مناتے ہوئے اللہ کے آخری نبیؐ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ سرور کائنات ﷺ کے نور ظہور میں آنے سے قبل کائنات کی اس فضائے بسیط میں کچھ بھی نہیں تھا نہ زمین تھی۔ ولادت باسعادت کی مناسبت سے شہر سرینگر کو دلہن کی طرح سجایا گیا اور بازاروں میں سبز جھنڈے اور بینرز آویزاں رکھے گئے ہیں جن پر عید میلادالنبی مرحبا مرحبا کی سرخیاں ہیں۔ مساجد اور عمارتوں کو برقی قمقموں سے نہایت خوبصورت انداز سے سجایا گیا، جبکہ سڑکوں، گلیوں، بازاروں اور گھروں پر بھی چراغاں کیا جارہا ہے اس کے علاوہ آثار شریف حضرت بل کے ساتھ ساتھ پورے شہر کے خانقاہوں، زیارت گاہوں، چھوٹی مساجد، شاہراؤں، سڑکوں گلی کوچوں، سرکاری و غیر سرکاری عمارات اور بازاروں کو برقی رو کے قمقموں سے سجایا گیا ہے جو شام ہوتے ہی ایک دلفریب منظر پیش کررہے ہیں۔ درگاہ شریف حضرت بل میں نماز عشاء کے بعد نعت خوانی، توبہ استغفار، درود واذکار اور ختمات المعظمات کی روح پرور محفلوں کا اہتمام کیا گیا۔ دماغوں کو روشن دلوں کو منور اور طبیعتوں کو محسور کرنے والی ان مجالس میں ہزاروں فرزندان توحید اور عشق رسولؐ کے پروانوں نے اپنے حبیبؐ کے تئیں اپنی والہانہ عقیدت کا مظاہرہ کیا۔ وی او آئی نمائندے کے مطابق آثار شریف حضرت بل میں بشمول مرد وزن اور بچے صاف وپاک ملبوسات زیب تن کرکے توبہ استغفار اور درود واذکار کی مجالس میں محو رہے۔ شب بیداروں کی کثیر تعداد نے ان مجالس میں شرکت کرکے اپنے کردہ اور ناکردہ گناہوں کی بخشش مانگی۔ شب خوانی کے موقعہ پر ہر عقیدت مند کی آنکھیں تھیں اور وہ آہ وزاری کے ساتھ

ساتھ اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعائیں مانگ رہے تھے جس کے نتیجے میں رات بھر حضرت بل کے نزدیکی علاقوں کی فضائیں گونجتی رہیں۔ نمائندے کے مطابق درگاہ شریف میں علمائے کرام نے ریاست میں امن واشتی اور ناگہانی آفتوں سے نجات کیلئے خصوصی دعائیں مانگیں۔ رات بھر شب خوانی کے بعد صبح نماز فجر کے موقعہ پر موئے مقدسؐ کی جلوہ نمائی کی گئی، اور ہزاروں زائرین نے موئے مقدس کی جلوہ نمائی کے دوران درود و اسلام کا تحفہ پیش کرتے ہوئے موئے شریف کی زیارت سے فیضیاب ہوتے دیکھے گئے۔ اس موقعہ پر خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی وہاں موجود تھی اور ان کے آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے جبکہ عقیدت مندوں کی آہ وزاری سے رات بھر حضرت بل کی فضائیں گونج اٹھیں۔ اس ضمن میں منگل کو عید میلادالنبی کا بڑا اجتماع منعقد کیا جارہا ہے جبکہ آنے والے جمعہ کو درگاہ شریف حضرت بل میں سب سے بڑی تقریب منعقد ہوگی جامع مسجد سرینگر میں بھی نماز جمعہ کے موقعہ لوگوں کی کثیر تعداد نماز جمعہ میں شرکت کرے گی۔ ادھر زیارت مخدوم صاحبؒ کے آستانہ عالیہ پر بھی عاشقان رسولؐ کی ایک بڑی تعداد نے شب خوانی کی اور وہ رات بھر درود واذکار کی روح پرور محفلوں میں شب بیدار رہی جبکہ شہر سرینگر اور تمام تحصیل وصدر مقامات پر بھی لوگوں نے رات بھر شب خوانی کی۔ کلاش پورہ، زیارت مخدوم صاحب سرینگر، خانقاہ معلی، جناب صاحب صورہ، زیارت دستگیر صاحب سرائے بل سرینگر، مسجد مدنی رعناواری، کھرماسر ہامہ، آثار شریف پنجورہ شریف، آثم شریف بانڈی پورہ، زیارت خواجہ بلال سنبل اور درگاہ عالیہ بارہمولہ، اننت ناگ، پلوامہ، گاندربل، بڈگام، کپواڑہ، ہندوارہ، گریز میں بھی اس شب کی مناسبت سے خصوصی مجالس کا اہتمام کیا گیا۔ شہر سرینگر سمیت وادی کے مختلف قصبوں اور دیہات میں آج بڑے بڑے اجتماع منعقد ہوں گے جس کے بعد روح پرور جشن میلادالنبیؐ کے جلوس نکالے جارہے ہیں جبکہ اننت ناگ، شوپیان، کولگام، بارہ مولہ، گاندربل، کپواڑہ، ترگام شادی پورہ، سیروہ، بڈگام، ہنگرگ، گنگن اور پلوامہ کے علاوہ دیگر قصبوں و دیہات میں جشن میلاد کے جلوس برآمد ہوں گے۔ سرینگر میں کاروان اسلامیہ کے اہتمام سے سب سے بڑا جلوس شہید گنج سرینگر سے صبح ساڑھے دس بجے مولانا غلام رسول حامی کی قیادت میں برآمد ہوگا یہ جلوس صفا کدل، کرن نگر اور بدمالو سے ہوتے ہوئے ترگام شادی پورہ میں اختتام پذیر ہوگا جہاں متبرک تبرکات کی نشاندہی کے بعد عالم اسلام بالخصوص وادی کشمیر کے دائمی امن کیلئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام ہوگا۔ ادھر ٹریفک پولیس نے حضرت بل پہنچنے والی اور وہاں سے واپس روانہ ہونے والی گاڑیوں کیلئے روٹ پلان پہلے ہی مرتب کیا تھا جبکہ زائرین کو سہولیات بہم رکھنے کیلئے صوبائی انتظامیہ اور وقف بورڈ کیساتھ ساتھ کئی سرکاری محکموں اور نجی اداروں و تنظیموں نے بھی خصوصی انتظامات کئے تھے۔ زائرین کو درگاہ شریف حضرت بل تک لانے اور لے جانے کیلئے ٹرانسپورٹ کے معقول انتظامات کئے گئے تھے جبکہ کئی رضاکار تنظیموں نے زائرین کیلئے جگہ جگہ لنگر اور مشروبات کا انتظام کیا ہے۔

113

آئی کے مطابق گاندربل میں انتخابی مہم جاری رکھتے ہوئے پہل پورہ صفا پورہ،

واکورہ، سمبل، گندروش، بیت ہامہ میں چناؤی پروگراموں سے خطاب کے دوران صدر نیشنل کانفرنس صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس دفعہ 370 کی بحالی کیلئے ہر صورت میں جدوجہد کرتے رہے گی اور سپریم کورٹ کا دروازہ بھی کھٹکھٹائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب دو بار سپریم کورٹ میں دفعہ 370 کے حق میں فیصلہ دیا تھا، جب بی جے پی نے سپریم کورٹ کی طرف سے دو مرتبہ اس دفعہ کے حق میں فیصلے کے باوجود اپنی جنگ نہیں روکی اور 70 سال تک اس دفعہ کی منسوخی کیلئے کوششیں کرتے رہے تو ہم صرف ایک فیصلے پر ہی ہتھیار کیوں ڈال دیں، ہم بھی اپنی لڑائی جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کشمیر میں ووٹوں اور منڈیٹ کی تقسیم کیلئے ہر حربہ اپنا رہی ہے اور اس کیلئے نت نئی جماعتیں، آزاد امیدوار، کچھ لوگوں کو جیلوں سے رہا کرکے اور کچھ کو جیلوں سے ہی انتخابی میدان میں اُتارا گیا ہے لیکن یہاں کے عوام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ وقت رہتے ان تمام سازشوں کو سمجھ کر کشمیر دشمن عزائم کو خاک میں ملائیں۔ انہوں نے کہا کہ بھاجپا کے جو آلہ کار یہاں انتخابی میدان میں اُترے ہیں یا اُتارے گئے ہیں، وہ عوام کا کوئی بھلا نہیں کر پائیں گے، اس لئے ضروری ہے کہ ان عناصر کو وقت رہتے ہی ناکام اور مسترد کیا جائے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کا منشور اور ایجنڈا عوام کی راحت ہے اور ہم نے سیاسی مسائل کیساتھ ساتھ لوگوں کے روز مرہ مسائل و مشکلات کی جانب بھی مکمل توجہ مرکوز کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ہم نے وعدہ کیا ہے کہ حکومت میں آنے کی صورت میں ہم بجلی فیس سے راحت کیلئے ہر صارف کو 200 یونٹ بجلی مفت فراہم کریں گے، مہنگائی سے مقابلہ کیلئے معیشی طور پسماندہ کنبوں کو سالانہ 12 گیس سلینڈر فراہم کریں گے، مفت راشن کا کوٹا 10 کلو تک بڑھا دیں گے اور راشن گھاٹوں سے چینی اور مٹی کے تیل کی سپلائی دوبارہ بحال کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ آپ کا ووٹ آپ کے پاس قیمتی امانت ہے، اس ووٹ سے بہت کچھ بدلا جاسکتا ہے، آپ اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کیجئے اور اپنے بہتر مستقبل اور مشکلات کو دور کرنے کیلئے ایک بہترین اور صحیح نمائندہ چنئے۔

114

ٹی وی کیمروں کی بھی اسکریننگ کی جارہی ہے۔ لیکن ایک پیش رفت کا ابھی بھی انتظار ہے۔" کیس کے ایک تفتیشی افسر نے کہا" جاری تحقیقات کے تحت کل مقتول کے اہل خانہ سے بھی پوچھ گچھ کی جائے گی"۔ متوفی کے لواحقین جنہوں نے پہلے لاشیں دیکھی، نے دعویٰ کیا کہ لاشوں پر نشانات تھے۔

115

کے بی جے پی کے دعوؤں پر فاروق عبداللہ کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ فاروق عبداللہ وادی میں پائے جانے والے امن اور ترقی کے سامنے مایوس ہیں۔ چگ نے کہا کہ یہ خطہ جو کبھی عبداللہوں اور مفتیوں کی حکمرانی میں غیر مستحکم تھا، اب دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد سے دہشت گردی کے دارالحکومت سے سیاحتی دارالحکومت میں تبدیل ہو گیا ہے۔ چگ نے یہ بھی کہا کہ این سی نے دیگر خاندانی پارٹیوں جیسے پی ڈی پی کے ساتھ مل کر جموں و کشمیر کے لوگوں کو برسوں تک گمراہ کیا اور اپنے فائدے کے لیے دفعہ 370 کا استحصال کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ مودی کی قیادت والی بی جے پی حکومت تھی جس نے جموں و کشمیر میں اس گرہن کو ختم کیا۔

TO WHOM IT MAY CONCERN

I GHULAM NABI BHAT CANDIDATE 25 EIDGAH CONSTITUENCY DECLARE THAT I HAVE CONFESSED IN CASE FIR NO. 187 OF 2024 P/S SAFAKADAL U/S 336,427 AND 506 OF RPC BY HON'BLE COURT OF JUDGE SMALL CAUSES AND FINE OF RS 2000/= WAS IMPOSED ON ME .

عالم برزخ کیا ہے؟

ترتیب: عبدالعزیز

برزخ کے معنی ''پردہ'' کے ہیں۔حدیث میں ''قبر'' کا لفظ مجازاً عالم برزخ کیلئے استعمال ہوا ہے۔اور اس سے مراد وہ عالم ہے جس میں موت کی ہچکی سے لے کر قیامت برپا ہونے تک انسانی روحیں رہیں گی۔قرآن مجید کی متعدد آیات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم برزخ میں بھی عذاب وراحت موجود ہے۔جن انسانوں نے زندگی میں کفر اور نافرمانی کا رویہ اختیار کیا ہوگا ان پر عذاب عالم برزخ یعنی قبر سے ہی شروع ہوجائے گا۔اور جو دنیا میں سیدھی راہ پر چلتے رہے ان کیلئے قبر کی زندگی ہی راحت وآرام اور آسائش کی زندگی ہوجائے گی۔

کفار کی روح قبض کرتے وقت ملائکہ کا وعیدہ سنانا: قرآن مجید میں کفار کی روح قبض کرنے کا ذکر اس طرح آیا ہے: ''انہی کافروں کیلئے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہوئے جب ملائکہ کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں تو [سرکشی چھوڑ کر] فوراً ڈگیں کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں ''ہم تو کوئی قصور نہیں کر رہے تھے''۔ ملائکہ جواب دیتے ہیں ''کر کیسے نہیں رہے تھے! اللہ تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے۔اب جاؤ جہنم کے دروازوں میں گھس جاؤ، وہیں تم کو رہنا ہے۔''پس حقیقت یہ ہے کہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے متکبروں کیلئے''۔(النحل: 28-29)

کفار کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو وہ موت کی سرحد کے پار کا حال بالکل اپنی توقعات کے خلاف پاکر سراسیمہ ہوجاتی ہیں اور فوراً سلام ٹھونک کر ملائکہ کو یقین دلانے کی کوشش کرتی ہیں کہ ہم کوئی برا کام نہیں کر رہے تھے۔جواب میں ملائکہ ان کو ڈانٹ دیتے ہیں اور جہنم واصل ہونے کی پیشگی خبر دیتے ہیں۔

متقین کی روح قبض کرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری دینا: اتقیاء کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو ملائکہ ان کو سلام کرتے ہیں اور جنتی ہونے کی پیشگی مبارکباد دیتے ہیں: ''ان متقیوں کو جن کی روحیں پاکیزگی کی حالت میں جب ملائکہ قبض کرتے ہیں تو کہتے ہیں: سلام ہو تم پر، جاؤ جنت میں اپنے اعمال کے بدلے''۔ (النحل: 32)

موت کے بعد کفار گنہ گار سخت نادم ہوں گے: موت کے بعد کفار گنہ گار سخت نادم ہوں گے اور حسرت کے ساتھ آرزو کریں گے کہ کاش ہم دنیا کی طرف لوٹائے جاتے اور نیک اعمال کرتے لیکن اس وقت یہ امید فضول، یہ آرزو لاحاصل ہوگی؛ چنانچہ فرمایا گیا:

''(یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجائے گی تو کہنا شروع کرے گا کہ اے میرے رب، مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج دیجئے جسے چھوڑ آیا ہوں، امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا۔ ہرگز نہیں، یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے۔اب ان سب [مرنے والوں] کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک''۔ (المومنون: 99-100)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اب ان کے اور دنیا کے درمیان ایک روک ہے جو انھیں واپس جانے نہیں دے گی اور قیامت تک یہ دنیا اور آخرت کے درمیان اس حد فاصل میں ٹھہرے رہیں گے۔ان آیات سے عالم برزخ کی زندگی، احساس، شعور، عذاب اور ثواب کا کھلا ثبوت ملتا ہے۔

برزخی زندگی: ایک طویل حدیث برزخی زندگی کی وضاحت کرتی ہے جسے حضرت براء بن عازبؓ نے روایت کیا ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک انصاری شخص کے جنازہ پر گئے یہاں تک کہ ہم اس کی قبر پر پہنچے، ابھی تک ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپؐ کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔آپؐ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی، جس سے آپؐ زمین کرید رہے تھے۔پھر [یکایک] آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا ''خدا سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔دو یا تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا: ''جب مومن بندے کا تعلق دنیا سے منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں؛ گویا ان کے منہ آفتاب ہیں۔ان کے ساتھ جنت کے کفن اور جنت کی خوشبوئیں ہوتی ہیں، یہاں تک کہ وہ اس قدر دور بیٹھ جاتے ہیں جتنی دور تک نگاہ جاتی ہے۔پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور بندۂ مومن کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے ''اے پاک روح: خدا کی بخشش اور رضامندی کی طرف چل''۔فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روح اس طرح بہتی ہوئی جسم سے نکلتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے بہتا ہوا نکلتا ہے۔پس فرشتۂ موت اس روح کو لے لیتا ہے اور فوراً ہی ملک الموت سے اس روح کو دوسرے فرشتے لے لیتے ہیں؛ یعنی اس قدر جلد کہ پلک مارنے کی دیر نہیں ہوتی اور اس کو اس کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں جس کو وہ لائے تھے اور اس روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے وہ روح گزرتی ہے وہ جماعت یہ کہتی ہے کہ کون ہے یہ پاک روح۔وہ فرشتے جو اس روح کو لے جا رہے ہیں یہ کہتے ہیں، یہ فلاں شخص ہے اور فلاں کا بیٹا ہے: یعنی اس کے وہ بہترین نام ولقب بتاتے ہیں جو دنیا میں ذکر کئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ فرشتے آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں اور اس کیلئے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں۔اسی طرح ہر آسمان کے دروازہ پر ہوتا ہے اور دروازہ اس کیلئے کھولا جاتا ہے اور ہر آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس روح کو ساتویں آسمان پر پہنچایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے نامۂ اعمال کو مقام علیین میں جہاں نیک روحیں رہتی ہیں رکھو اور اس کو زمین کی طرف لے جاؤ یعنی اس کے جسم میں جو مدفون ہے لوٹا دو۔میں نے زمین ہی سے جسموں کو پیدا کیا ہے زمین ہی میں ان کو واپس بھیجتا ہوں اور زمین ہی سے ان کو دوبارہ نکالوں گا۔اس کے بعد نبیؐ نے فرمایا کہ اس روح کو پھر اس کے جسم میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ اس کے جواب میں وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔پھر وہ پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا: وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کے رسولؐ ہیں، پھر پوچھتے ہیں تو نے ان کا رسول ہونا کس طرح جانا؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہتا ہے یعنی خدا کی طرف سے اعلان کرتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے، اس کیلئے جنت کا بستر بچھاؤ اور جنت کا لباس اس کو پہناؤ اور جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور اس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے پھر اس کی قبر کو حد نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کے پاس ایک خوبصورت شخص آتا ہے جو بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے ہوتا ہے اور اس سے کہتا ہے خوش خبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرنے والے ہے؛ یعنی تیرے لئے ہر قسم کی نعمتیں موجود ہیں اور یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، پس میت اس سے پوچھتی ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا جسم حسن وجمال میں کامل ہے اور تو بھلائی کو لایا ہے اور خوش خبری سناتا ہے۔وہ کہے گا میں تیرا عمل خیر ہوں۔میت یہ سن کر کہتی ہے اے میرے پروردگار؛ قیامت کو قائم کر کہ میں پھر اہل ومال کی طرف جاؤں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر بندہ جب دنیا سے تعلقات کو ختم کرنے والا اور آخرت کی جانب متوجہ ہونے والا ہوتا ہے تو سیاہ چہروں والے عذاب کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور ٹاٹ ان کے پاس ہوتے ہیں۔وہ اتنی دور جا بیٹھتے ہیں جہاں تک نگاہ جاتی ہے۔پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث وناپاک روح: خدا کے غضب کی طرف نکل۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کافر کی روح [یہ سن کر] بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور جسم سے باہر نکلنے سے ڈرتی ہے۔پس کھینچتا ہے فرشتۂ موت اس روح کو جس طرح کھینچا جاتا ہے آنکڑہ تر صوف میں سے یعنی سختی کے ساتھ اور اس کو جسم سے نکال لیتا ہے اور پلک مارتے اس سے اس روح کو وہ فرشتے چھین لیتے ہیں جو اس کو لینے آئے تھے۔یہ فرشتے اس روح کو ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو نکلتی ہے جیسی مردار کی وہ بو جو کہیں زمین پر پائی جاتی ہے۔پھر فرشتے اس روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے یہ روح گزرتی ہے، وہ یہی کہتی ہے کہ یہ کس کی ناپاک روح ہے؟ فرشتے جواب دیں گے کہ فلاں شخص، فلاں کا بیٹا یعنی اس کے ان تمام برے ناموں اور لقبوں کا ذکر کریں گے جن سے دنیا میں اس کو مخاطب کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو لے کر فرشتے آسمانِ دنیا پر پہنچیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے لیکن دروازہ نہ کھولا جائے گا۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک آیت پڑھی۔ترجمہ: ''نہیں کھولے جاتے کافروں کیلئے دروازے آسمانوں کے اور نہ وہ داخل ہوں گے جنت میں جب تک داخل نہ ہو اونٹ سوئی کے ناکے میں'' یعنی ان کا جنت میں جانا ناممکن ہے۔پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا اس کے نامۂ اعمال کو سجین میں رکھو جو ایک جگہ کا نام ہے جو ساتویں زمین کے اندر ہے، پھر اس کی روح پھینک دی جائے گی۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: ''جس شخص نے شریک کیا خدا کے ساتھ کسی کو وہ گویا آسمان سے منہ کے بل گرا، پس اُچک لیتے ہیں اس کو پرندے یا پھینک دیتی ہے اس کو ہوا دور دراز میں''۔اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ پھر ڈالی جاتی ہے روح جسم میں اور دو فرشتے آکر بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔پھر اس سے پوچھتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔پس ایک پکارنے والا خدا کی طرف سے پکار کر کہے گا، یہ جھوٹا ہے، اس کیلئے آگ کا فرش کرو اور ایک دروازہ دوزخ کی جانب اس کیلئے کھول دو؛ چنانچہ دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی گرمی اور شدید گرم ہوا اس کو پہنچے گی اور اس کی قبر کو تنگ کی جائے گا، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل جائیں گی، پھر ایک بدصورت شخص گندے میلے کپڑے پہنے اس کے پاس آئے گا جس سے سخت بدبو نکلتی ہوگی۔وہ اس سے کہے گا، خوشخبری ہے تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو بری معلوم ہوگی۔یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔میت اس سے پوچھے گی کہ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ نہایت برا ہے اور برائی کو لایا ہے۔وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں۔یہ سن کر میت کہے گی، اے میرے پروردگار! تو قیامت کو قائم نہ کر۔

ایک اور روایت میں یہ تمام واقعہ مذکور ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ جس وقت مومن بندہ کی روح جسم سے نکلتی ہے رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان وزمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے اور کھولے جاتے ہیں اس کیلئے آسمان کے دروازے اور ہر دروازہ کے دربان فرشتے خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کی طرف سے یا ان کے دروازے میں سے آسمان کو لے جائی جائے [تاکہ وہ ان کی زیارت سے مشرف ہوں]۔اور نکالی جاتی ہے کافر کی روح اس کی رگوں سے اور لعنت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے اور بند رکھے جاتے ہیں اس پر آسمان کے تمام دروازے اور ہر دروازہ کے دربان فرشتے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کے دروازوں سے نہ نکالی جائے۔(احمد)

قبر کی حقیقت: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے گھر سے مسجد تشریف لائے تو آپؐ نے لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ گویا وہ کھلکھلا کر ہنس رہے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمھیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو زیادہ یاد کرو تو تمھیں اس غفلت میں مبتلا نہ ہونے دے: لہٰذا موت کو زیادہ یاد کرو۔حقیقت یہ ہے کہ قبر ہر روز پکارتی ہے کہ میں مسافرت اور تنہائی کا گھر ہوں۔میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں۔جب وہ بندہ جو حقیقی مومن ومسلم ہو زمین کے سپرد کیا جاتا ہے تو زمین کہتی ہے: مرحبا: خوب آئے اور اپنے ہی گھر آئے، تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ جتنے لوگ میرے اوپر چلتے تھے ان میں سے سب سے زیادہ محبوب اور چہیتے مجھے تم ہی تھے اور آج جب تم میرے سپرد کر دیئے گئے ہو تو تم دیکھو گے [تمہاری خدمت اور تمھیں راحت پہنچانے کیلئے] میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں۔پھر وہ زمین بندۂ مومن کیلئے حد نظر تک وسیع ہوجاتی ہے اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔اور جب کوئی سخت بدکار قسم کا آدمی یا [آپؐ نے فرمایا کہ ایمان نہ لانے والا آدمی] زمین کے سپرد کیا جاتا ہے تو زمین اس سے کہتی ہے کہ جتنے میرے اوپر چلتے پھرتے تھے تو مجھے ان سب سے زیادہ مبغوض تھا اور آج جب تو میرے حوالے کر دیا گیا ہے تو ابھی تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔آپؐ نے فرمایا کہ پھر وہ زمین ہر طرف سے اس کو بھینچتی اور دباتی ہے، یہاں تک کہ اس کے دباؤ سے اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہوجاتی ہیں۔اس حدیث کے آخر میں حضورؐ نے فرمایا کہ ''اس کے سوا کچھ نہیں کہ قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کی خندقوں میں سے ایک خندق ہے''۔(جامع ترمذی)

قرآن وحدیث دونوں سے موت اور قیامت کے درمیان کی حالت کا ایک ہی نقشہ معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ موت محض جسم وروح کی علاحدگی کا نام ہے نہ کہ بالکل معدوم ہوجانے کا۔جسم علاحدہ ہوجانے کے بعد روح معدوم نہیں ہوجاتی بلکہ اس پوری شخصیت کے ساتھ زندہ رہتی ہے جو دنیا کی زندگی کے تجربات اور ذہنی واخلاقی اکتسابات سے بنی تھی۔

موت کی حقیقت: جمہور علماء کے نزدیک موت کی حقیقت روح کا جسد عنصری سے نکل جانا ہے اور روح خود ایک جسم نورانی لطیف ذی حیات متحرک کا نام ہے جو انسان کے پورے جسم میں ایسا سمایا ہوا ہے جیسے عرق گلاب اس کے پھول میں۔

سجین اور علیین کی حقیقت: اللہ کے نافرمانوں اور فرماں برداروں کے نامہ ہائے اعمال الگ الگ دفتروں میں ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔قرآن کریم میں ان کا ذکر آیا ہے: ''ہرگز نہیں، یقیناً بدکاروں کا نامۂ اعمال قید خانے کے دفتر میں ہے۔بے شک نیک آدمیوں کا نامۂ اعمال بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں ہے''۔(المطففین: 7-18)

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ سجین ایک دفتر ہے، جس میں ہر ایک دوزخی کا نام درج ہے۔اور اعمال لکھنے والے فرشتے ان بدکاروں کے مرنے کے بعد ہر شخص کے عمل علاحدہ علاحدہ دفتروں میں لکھ کر اس میں داخل کرتے ہیں۔کفار کی ارواح بھی اس مقام پر رکھی جاتی ہے۔

اور علیین وہ دفتر ہے جہاں جنتیوں کے نام درج ہیں اور ان کے اعمال کی مسلیں مرتب کر کے رکھی جاتی ہیں اور ان کی ارواح کو پہلے وہاں لے جا کر پھر اپنے ٹھکانے پر پہنچایا جاتا ہے۔مقربین کی ارواح اسی جگہ رہتی ہیں؛ گویا علیین اور سجین نیک اور بد ارواح کے نامۂ اعمال کا دفتر بھی ہیں اور ان کی اقامت گاہ بھی۔

موبائل: 9831439068

''پس اے عمر! اللہ کی طرف چلو، اللہ کی طرف چلو''

ترتیب: عبدالعزیز

اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں اس زمین پر لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کیلئے اب دنیا میں ایک ہی کتاب رہ گئی ہے جس کا نام قرآن مجید ہے۔اللہ نے اپنے اس کلام کو جو اس وقت کتاب کی شکل میں دنیا کے ہر کونے میں دستیاب ہے اور سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے (افسوس ہے کہ اسے غور وفکر کے ساتھ کم ہی لوگ تلاوت کرتے ہیں)۔آج بھی یہ کتاب لوگوں کو بدلنے میں سب سے زیادہ کارگر ہے۔اسی کتاب کے مندرجات پڑھ کر یا سن کر ہزاروں لوگ اسلام کے آغوش میں آجاتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا چراغ بجھانے نکلے تھے اپنی پیاری اور لاڈلی بہن فاطمہ کے عزم وہمت کو دیکھ کر اور سورہ طٰہٰ کو پڑھ کر ایسے بدلے کہ جس کی جان لینے نکلے تھے اس کے عاشق اور شیدائی بن گئے۔کیسے بدلے اور ایمان لائے ملاحظہ فرمایئے۔

''حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کی سب سے زیادہ مشہور اور معتبر روایت یہ ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی نیت سے نکلے تو راستہ میں ایک شخص نے ان سے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو، تمہاری اپنی بہن اور بہنوئی اس نئے دین میں داخل ہو چکے ہیں۔یہ سن کر حضرت عمرؓ سیدھے بہن کے گھر پہنچے۔وہاں ان کی بہن فاطمہؓ بنت خطاب اور ان کے بہنوئی سعیدؓ بن زید بیٹھے ہوئے حضرت خبابؓ بن ارت سے ایک صحیفہ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔حضرت عمرؓ کے آتے ہی ان کی بہن نے صحیفہ کو فوراً چھپا لیا، مگر حضرت عمر اس کے پڑھنے کی آواز سن چکے تھے۔انھوں نے پہلے کچھ پوچھ گچھ کی۔اس کے بعد بہنوئی پر پل پڑے اور مارنا شروع کر دیا۔بہن نے بچانا چاہا تو انھیں بھی مارا، یہاں تک کہ ان کا سر پھٹ گیا۔آخر کار بہن اور بہنوئی دونوں نے کہا کہ ہاں ہم مسلمان ہو چکے ہیں، تم سے جو ہو سکے کر لو۔حضرت عمر اپنی بہن کا خون بہتے دیکھ کر کچھ پشیمان سے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اچھا مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم لوگ پڑھ رہے تھے۔بہن نے پہلے قسم لی کہ وہ اسے پھاڑ نہ دیں گے۔پھر کہا کہ تم جب تک غسل نہ کرلو، اس پاک صحیفے کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔حضرت عمرؓ نے غسل کیا اور پھر وہ صحیفہ لے کر پڑھنا شروع کیا۔اس میں یہی سورہ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی۔پڑھتے پڑھتے یکلخت ان کی زبان سے نکلا ''کیا خوب کلام ہے''۔یہ سنتے ہی حضرت خباب بن ارت جو ان کی آہٹ پاتے ہی چھپ گئے تھے، باہر آگئے اور کہا کہ ''بخدا مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے نبی کی دعوت پھیلانے میں بڑی خدمت لے گا کل ہی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خدایا! ابوالحکم بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب دونوں میں سے کسی کو اسلام کا حامی بنا دے''۔''پس اے عمر: اللہ کی طرف چلو، اللہ کی طرف چلو''۔اس فقرے نے رہی سہی کسر پوری کر دی اور اسی وقت حضرت خبابؓ کے ساتھ جاکر حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام قبول کرلیا۔یہ ہجرت حبشہ سے تھوڑی مدت بعد ہی کا قصہ ہے۔

سورہ کا موضوع ومبحث: سورہ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ اے محمدؐ! یہ قرآن تم پر کچھ اس لئے نازل نہیں کیا گیا ہے کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے تم کو ایک مصیبت میں ڈال دیا جائے۔تم سے یہ مطالبہ نہیں ہے کہ پتھر کی چٹانوں سے دودھ کی نہر نکالو، نہ ماننے والوں کو منوا کر چھوڑو، اور ہٹ دھرم لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا کر کے دکھاؤ۔یہ تو بس ایک نصیحت اور یاد دہانی ہے تاکہ جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جو اس کی پکڑ سے بچنا چاہے وہ سن کر سیدھا ہوجائے۔یہ مالک زمین وآسمان کا کلام ہے۔اور خدائی اس کے سوا کسی کی نہیں ہے۔یہ دونوں حقیقتیں اپنی جگہ اٹل ہیں، خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔

اس تمہید کے بعد یکایک حضرت موسیٰؑ کا قصہ چھیڑ دیا گیا ہے۔بظاہر یہ محض ایک قصے کی شکل میں بیان ہوا ہے۔وقت کے حالات کی طرف اس میں کوئی اشارہ تک نہیں ہے، مگر جس ماحول میں یہ قصہ سنایا گیا ہے اس کے حالات سے مل جل کر یہ اہل مکہ سے کچھ باتیں کرتا نظر آتا ہے جو اس کے الفاظ سے نہیں بلکہ اس کے بین السطور سے ادا ہو رہی ہیں۔ان باتوں کی تشریح سے پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ عرب میں کثیر التعداد یہودیوں کی موجودگی اور اہل عرب پر یہودیوں کے علمی وذہنی تفوق کی وجہ سے، نیز روم اور حبش کی عیسائی سلطنتوں کے اثر سے بھی، عربوں میں بالعموم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی تسلیم کیا جاتا تھا۔اس حقیقت کو نظر میں رکھنے کے بعد اب دیکھئے کہ وہ باتیں کیا ہیں جو اس قصے کے بین السطور سے اہل مکہ کو جتائی گئی ہیں:

1) اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت اس طرح عطا نہیں کیا کرتا کہ ڈھول تاشے اور نفیریاں بجا کر ایک خلق اکٹھی کرلی جائے اور پھر باقاعدہ ایک تقریب کی صورت میں یہ اعلان کیا جائے کہ آج سے فلاں شخص کو ہم نے نبی مقرر کیا ہے۔نبوت تو جس کو بھی دی گئی ہے، کچھ اسی طرح بصیغۂ راز دی گئی ہے جیسے حضرت موسیٰ کو دی گئی تھی۔اب تمہیں کیوں اس بات پر اچنبھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یکایک نبی بن کر تمہارے سامنے آگئے اور اس کا اعلان نہ آسمان سے ہوا نہ زمین پر فرشتوں نے چل پھر کر اس کا ڈھول پیٹا۔ایسے اعلانات پہلے نبیوں کے تقرر پر کب ہوئے تھے کہ آج ہوتے؟

2) جو بات آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں (یعنی توحید اور آخرت) ٹھیک وہی بات منصب نبوت پر مقرر کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو سکھائی تھی۔

3) پھر جس طرح آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی سروسامان اور لاؤ لشکر کے تن تنہا قریش کے مقابلے میں دعوت حق کا علمبردار بنا کر کھڑا کر دیا گیا ہے، ٹھیک اسی طرح موسیٰ علیہ السلام بھی یکایک اتنے بڑے کام پر مامور کر دیئے گئے تھے کہ جاکر فرعون جیسے جبار بادشاہ کو سرکشی سے باز آنے کی تلقین کریں۔کوئی لشکر ان کے ساتھ بھی نہیں بھیجا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے معاملے ایسے ہی عجیب ہیں۔وہ مدین سے مصر جانے والے ایک مسافر کو راہ چلتے پکڑ کر بلا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ جا اور وقت کے سب سے بڑے جابر حکمران سے ٹکرا جا۔بہت کیا تو اس کی درخواست پر اس کے بھائی کو مددگار کے طور پر دے دیا۔کوئی فوج فرا اور ہاتھی گھوڑے اس کار عظیم کیلئے اس کو نہیں دیئے گئے۔

4) جو اعتراضات اور شبہات اور الزامات اور مکر وظلم کے ہتھکنڈے اہل مکہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں استعمال کر رہے ہیں ان سے بڑھ چڑھ کر وہی سب ہتھیار فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں استعمال کئے تھے۔پھر دیکھ لو کہ کس طرح وہ اپنی ساری تدبیروں میں ناکام ہوا اور آخر کار کون غالب آکر رہا؟ خدا کا بے سروسامان نبی؟ یا لاؤ لشکر والا فرعون؟ اس سلسلہ میں خود مسلمانوں کو بھی ایک غیر ملفوظ تسلی دی گئی ہے کہ اپنی بے سروسامانی اور کفار قریش کے سروسامان پر نہ جائیں جس کام کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہوتا ہے وہ آخر کار غالب ہی ہو کر رہتا ہے۔اسی کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے ساحران مصر کا نمونہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ جب حق ان پر منکشف ہوگیا تو وہ بے دھڑک اس پر ایمان لے آئے اور پھر فرعون کے انتقام کا خوف انہیں بال برابر بھی ایمان کی راہ سے نہ ہٹا سکا۔

5) آخر میں بنی اسرائیل کی تاریخ سے ایک شہادت پیش کرتے ہوئے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دیوتاؤں اور معبودوں کے گھڑے جانے کی ابتدا کس مضحکہ انگیز طریقے سے ہوا کرتی ہے اور یہ کہ خدا کے نبی اس گھناؤنی چیز کا نام ونشان تک باقی رہنے کے کبھی روادار نہیں ہوئے۔پس آج اس شرک اور بت پرستی کی جو مخالفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں وہ نبوت کی تاریخ میں کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔

اس طرح قصۂ موسیٰ کے پیرائے میں ان تمام معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اس وقت ان کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باہمی کشمکش سے تعلق رکھتے تھے۔اس کے بعد ایک مختصر وعظ کیا گیا ہے کہ بہرحال یہ قرآن ایک نصیحت اور یاددہانی ہے جو تمہاری اپنی زبان میں تم کو سمجھانے کیلئے بھیجی گئی ہے۔اس پر کان دھروگے اور اس سے سبق لوگے تو اپنا ہی بھلا کروگے۔نہ مانوگے تو خود برا انجام دیکھوگے۔

پھر آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کر کے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جس روش پر تم لوگ جا رہے ہو یہ دراصل شیطان کی پیروی ہے۔احیاناً شیطان کے بہکائے میں آجانا تو خیر ایک وقتی کمزوری ہے جس سے انسان بمشکل ہی بچ سکتا ہے، مگر آدمی کیلئے صحیح طریق کار یہ ہے کہ جب اس پر اس کی غلطی واضح کر دی جائے تو وہ اپنے باپ آدم کی طرح صاف صاف اس کا اعتراف کرلے، توبہ کرے اور پھر خدا کی بندگی کی طرف پلٹ آئے۔غلطی اور اس پر ہٹ اور نصیحت کئے جانے پر بھی اس سے باز نہ آنا، اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا ہے جس کا نقصان آدمی کو خود ہی بھگتنا پڑے گا، کسی دوسرے کا کچھ نہ بگڑے گا۔

آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ ان منکرین حق کے معاملے میں جلدی اور بے صبری نہ کرو۔خدا کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر وانکار پر فوراً نہیں پکڑ لیتا بلکہ سنبھلنے کیلئے کافی مہلت دیتا ہے۔لہٰذا گھبراؤ نہیں، صبر کے ساتھ ان لوگوں کی زیادتیاں برداشت کرتے چلے جاؤ اور نصیحت کا حق ادا کرتے رہو۔

اسی سلسلے میں نماز کی تاکید کی گئی ہے تاکہ اہل ایمان میں صبر وتحمل، قناعت، رضا بقضا اور احتساب کی وہ صفات پیدا ہوں جو دعوت حق کی خدمت کیلئے مطلوب ہیں''۔ (تفہیم القرآن)

موبائل: 9831439068
azizabdul03@gmail.com

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Hospital Bills can Exhaust your Family's Hard Earned Life Savings

Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

- In Patient Hospitalization Expenses
- Pre & Post Hospitalization Expenses
- Road Ambulance
- Day Care Procedures
- Organ Donor Expenses
- Sum Insured Reinstatement Benefit

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover
- 139000+ Doctors
- Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP22024V032122-Family Health Care , BAJHLGA22166V012122 -Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale.

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,